ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰهُ
وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ
وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○

(آل عمران:32)

ترجمہ: تُو کہہ دے
اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو
میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا،
اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت
بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

جلد 68

شمارہ 7

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

8 رجمادی الثانی 1440 ہجری قمری ● 14 رتبلیغ 1398 ہجری شمسی ● 14 رفروری 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 رفروری 2019 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جو شخص خدا سے پیار کرتا ہے کیا وہ ایک جلنے والی زندگی میں رہ سکتا ہے؟

جب اس جگہ ایک حاکم کا دوست دنیوی تعلقات میں ایک قسم کی بہشتی زندگی میں ہوتا ہے، تو کیوں نہ ان کیلئے دروازہ جنت کا کھلے جو اللہ کے دوست ہیں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

متقی کے پاس جو آجاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں، لیکن متقی بچائے جاتے ہیں، بلکہ ان کے پاس جو آجاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں، لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔

متقی کو اسی دنیا میں بشارتیں ملتی ہیں

متقی کیلئے ایک اور بھی وعدہ ہے۔ لَهُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَةِ (یونس:65) یعنی جو متقی ہوتے ہیں ان کو اسی دنیا میں بشارتیں سچے خوابوں کے ذریعہ ملتی ہیں، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ صاحب مکاشفات ہو جاتے ہیں۔ مکالمۃ اللہ کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ وہ بشریت کے لباس میں ہی ملائکہ کو دیکھ لیتے ہیں۔ جیسے کہ فرمایا: اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡهِمُ الۡمَلٰٓئِکَةُ (حٰم السجدہ:31) یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا ربّ اللہ ہے اور استقامت دکھاتے ہیں، یعنی ابتلا کے وقت ایسا شخص دکھلا دیتا ہے کہ جو میں نے منہ سے وعدہ کیا تھا، وہ عملی طور سے پورا کرتا ہوں۔

ابتلا ضروری ہے

ابتلا ضروری ہے۔ جیسے یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ (العنکبوت:3) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنھوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت کی، ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ مفسروں کی غلطی ہے کہ فرشتوں کا اترنا نزع میں ہے۔ یہ غلط ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دل کو صاف کرتے ہیں اور نجاست اور گندگی سے، جو اللہ سے دور رکھتی ہے، اپنے نفس کو دور رکھتے ہیں، ان میں سلسلہ الہام کے لئے ایک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے پھر متقی کی شان میں ایک اور جگہ فرمایا: اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (یونس:63) یعنی جو اللہ کے ولی ہیں ان کو کوئی غم نہیں۔ جس کا خدا متکفل ہو اس کو کوئی تکلیف نہیں۔ کوئی مقابلہ کرنے والا ضرر نہیں دے سکتا اگر خدا ولی ہو جائے۔ پھر فرمایا: وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ (حٰم سجدہ:31) یعنی تم اس جنت کیلئے خوش ہو جس کا تم کو وعدہ ہے۔

قرآن کی تعلیم سے پایا جاتا ہے کہ انسان کیلئے دو جنت ہیں۔ جو شخص خدا سے پیار کرتا ہے کیا وہ ایک جلنے والی زندگی میں رہ سکتا ہے؟ جب اس جگہ ایک حاکم کا دوست دنیوی تعلقات میں ایک قسم کی بہشتی زندگی میں ہوتا ہے، تو کیوں نہ ان کیلئے دروازہ جنت کا کھلے جو اللہ کے دوست ہیں، اگرچہ دنیا پر از تکلیف و مصائب ہے، لیکن کسی کو کیا خبر کہ وہ کیسی لذت اٹھاتے ہیں؟ اگر ان کو رنج ہو تو آدھ گھنٹہ تکلیف اٹھانا بھی مشکل ہے، حالانکہ وہ تو تمام عمر تکلیف میں رہتے ہیں۔ ایک زمانہ کی سلطنت ان کو دے کر ان کو اپنے کام سے روکا جاوے تو کب کسی کی سنتے ہیں؟ اس طرح خواہ مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں، وہ اپنے ارادہ کو نہیں چھوڑتے۔

کامل نمونہ اخلاق

ہمارے ہادیٔ کامل کو یہ دونوں باتیں دیکھنی پڑیں۔ ایک وقت تو طائف میں پتھر برسائے گئے۔ ایک کثیر جماعت نے سخت سے سخت جسمانی تکلیف دی، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقلال میں فرق نہ آیا۔ جب قوم نے دیکھا کہ مصائب وشدائد سے ان پر کوئی اثر نہ پڑا، تو انہوں نے جمع ہو کر بادشاہت کا وعدہ دیا۔ اپنا امیر بنانا چاہا۔ ہر ایک قسم کے سامان آسائش مہیا کر دینے کا وعدہ کیا حتٰی کہ عمدہ سے عمدہ بی بی بھی۔ بدیں شرط کہ حضرت بتوں کی مذمت چھوڑ دیں۔ لیکن جیسے کہ طائف کی مصیبت کے وقت ویسی ہی اس وعدہ بادشاہت کے وقت حضرت نے کچھ پرواہ نہ کی اور پتھر کھانے کو ترجیح دی۔ سو جب تک خاص لذت نہ ہو، تو کیا ضرورت تھی کہ آرام کو چھوڑ کر دکھوں میں پڑتے۔

یہ موقع سوا ہمارے رسول علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے کسی اور نبی کو نہ ملا کہ ان کو نبوت کا کام چھوڑنے کے لئے کوئی وعدہ دیا گیا ہو۔ مسیح کو بھی یہ امر نصیب نہ ہوا۔ دنیا کی تاریخ میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی یہ معاملہ ہوا کہ آپ کو سلطنت کا وعدہ دیا گیا اگر آپ اپنا کام چھوڑ دیں۔ سو یہ عزت ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی خاص ہے۔ اسی طرح ہمارے ہادیٔ کامل کو دونوں زمانے تکلیف اور فتح مندی کے نصیب ہوئے، تاکہ وہ دونوں اوقات میں کامل نمونہ اخلاق کا دکھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے متقیوں کیلئے چاہا ہے کہ ہر دو لذتیں اٹھائیں۔ بعض وقت دُنیوی لذّات، آرام اور طیبات کے رنگ میں۔ بعض وقت عسرت اور مصائب میں۔ تاکہ ان کے دونوں اخلاق کامل نمونہ دکھا سکیں۔ بعض اخلاق طاقت میں اور بعض مصائب میں کھلتے ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں باتیں میسر آئیں۔ سو جس قدر ہم آپؐ کے اخلاق پیش کر سکیں گے کوئی اور قوم اپنے کسی نبی کے اخلاق پیش نہ کر۔ جیسے مسیحؑ کا صرف صبر ظاہر ہو سکتا ہے کہ وہ مار کھاتا رہا، لیکن یہ کہاں سے نکلے گا کہ ان کو طاقت نصیب ہوئی۔ وہ نبی بیشک سچے ہیں، لیکن ان کے ہر قسم کے اخلاق ثابت نہیں۔ چونکہ ان کا ذکر قرآن میں آ گیا، اس لیے ہم ان کو نبی مانتے ہیں۔ وَاِلَّا انجیل میں تو ان کا کوئی ایسا خلق ثابت نہیں جیسے اولوالعزم انبیاء کی شان ہوتی ہے۔ ایسا ہی ہمارے ہادی کامل بھی اگر ابتدائی تیرہ برس کی مصائب میں مر جاتے، تو ان کے اور بہت سے اخلاق فاضلہ مسیح کی طرح ثابت نہ ہوتے، لیکن دوسرا زمانہ جب فتح کا آیا اور مجرم آپؐ کے سامنے پیش کیے گئے تو اس سے آپؐ صفت رحم اور عفو کا کامل ثبوت ملا اور اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ آپؐ کے کام کوئی جبر پر نہ تھے۔ نہ زبردستی تھی، بلکہ ہر ایک امر اپنے طبعی رنگ میں ہوا۔ اسی طرح آپؐ کے اور بہت سے اخلاق بھی ثابت ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا کہ: نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَةِ (حم السجدہ:32) کہ ہم اس دنیا میں بھی اور آئندہ بھی متقی کے ولی ہیں سو یہ آیت بھی تکذیب میں ان نادانوں کے ہے جنھوں نے اس زندگی میں نزول ملائکہ سے انکار کیا۔ اگر نزع میں نزول ملائکہ تھا، تو حیوۃ الدنیا میں خدا تعالیٰ کیسے ولی ہوا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 10 تا 12)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

124 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2018 کی رپورٹ (آغاز جلسہ سے 127 واں سال)

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 124 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا
آپ کا ہر ہر لفظ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا ہونے کا ثبوت ہے

اِن آخری دنوں کو بھی درود سے بھر دیں اور نئے سال کا استقبال بھی درود و سلام سے کریں
تا کہ ہم جلد از جلد اُن برکات کو حاصل کرنے والے ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے وابستہ ہیں

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

☆ میں نے اس بستی یعنی قادیان میں خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے، میں نے اسلام کی پیشگوئیاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم صادق کے ہاتھ پر پوری ہوتے ہوئے دیکھی ہیں ٭
دنیا میں بہت سے مہدویت کے دعویدار آئے اور انہوں نے اپنی تبلیغ دنیا میں پھیلانے کی پیشگوئیاں کیں لیکن سوائے ایک کے کسی کی بات پوری نہ ہوئی
اور یہ وہی شخص ہے جو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہے جس کی لوح پر تحریر ہے "مزار مبارک حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و امام مہدیؑ" ٭
☆ مَیں نے احمدی لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے اور احمدی مسلمانوں سے مل کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور احمدی دوسرے مسلمانوں کی نسبت زیادہ سچے اور بہتر مسلمان ہیں ٭
مجھے نہیں معلوم کتنی صدیاں مزید گزریں گی لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ دنیا میں سب سے بلند نعرہ قادیان کی پاک بستی کا گونجے گا، انشاء اللہ ٭

جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے والے نومبائعین کے ایمان افروز تاثرات

☆ جماعت محبت کا جو پیغام دُنیا بھر میں پھیلا رہی ہے وہ قابل تعریف ہے، میں حضور انور کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ محبت کا پیغام دنیا بھر میں پھیلا رہے ہیں
آپ کی جماعت کے خلیفہ پوری دنیا میں محبت اور آپسی بھائی چارے کی تعلیم دے رہے ہیں اور پوری دنیا کو تباہی سے بچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ٭
☆ مسلم سماج ہمیشہ سے سکھ مذاہب کے ماننے والوں کا ہمدرد رہا ہے، مسلم سماج نے ہر مشکل وقت میں ہمارا ساتھ دیا ہے اور ان دونوں مذاہب کی خصوصیت ہے کہ یہ واحد لاشریک خدا کی عبادت کرتے ہیں ٭
☆ دنیا میں بہت کم جلسے ایسے ہوتے ہیں جہاں سے انسانیت کا نعرہ بلند ہوتا ہے، انسانیت کی خدمت سب سے عظیم کام ہے جو آپ کی جماعت کر رہی ہے ٭
☆ آج جس احسن طریق سے محبت اور امن کا پیغام جماعت کی طرف سے دیا جا رہا ہے وہ قابل تعریف ہے ٭

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والی بعض سیاسی و مذہبی شخصیات کے تاثرات

● 48 ممالک کی نمائندگی، 18,864 شمع احمدیت کے پروانوں کی جلسہ میں شمولیت
● حضور انور کے اختتامی خطاب کے موقع پر لندن میں 5,345 شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت
● نماز تہجد ● درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ● علماء کرام کی پُر مغز تقاریر ● جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ● مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات ● ملکی و غیر ملکی زبانوں میں جلسہ کے پروگراموں کی ترجمانی ● احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائشوں کا انعقاد ● 34 نکاحوں کے اعلانات ● پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی کوریج ● پرسکون و خوشگوار موسم میں جلسہ کی تمام کارروائی کی تکمیل ● 19 تا 21 ردسمبر عربی پروگرام "اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَآءِ جَآءَ الۡمَسِیۡحِ جَآءَ الۡمَسِیۡح" کی ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل قادیان اسٹوڈیو سے لائیو نشریات ● 3 تا 5 رجنوری The Messiah of the Age کے عنوان سے افریقہ کیلئے لائیو پروگرام کی نشریات ٭

رپورٹ: منصور احمد مسرور (منتظم رپورٹنگ)

(چوتھی قسط)

تیسرا دن 30 دسمبر 2018 بروز اتوار

تیسرا دن پہلا اجلاس

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی محترم سیّد خالد احمد شاہ صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم مرشد احمد ڈار صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے سورۃ حم سجدہ کی آیت نمبر 34 تا 37 کی تلاوت کی جس کا اُردو ترجمہ مکرم عطاء المجیب لون صاحب نائب ناظر نشر واشاعت قادیان نے پیش کیا۔

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام ۔

ذکر خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا
گوہر شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا

مکرم نصر من اللہ صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

پہلی تقریر "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ضرورت زمانہ اور تائیدات سماویہ کی روشنی میں" کے عنوان پر خاکسار کی ہوئی۔

اجلاس کی دوسری تقریر "تیسری عالمی تباہی سے بچنے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دردمندانہ نصائح" کے عنوان سے محترم شیراز احمد صاحب، ایڈیشنل ناظر اعلیٰ، جنوبی ہند نے کی۔ محترم موصوف نے تقریر کے آغاز میں دنیا میں موجود نیوکلیئر ہتھیاروں کے اعداد و شمار بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

☆ اس وقت دنیا میں 23000 نیوکلیئر ویپن موجود ہیں۔ یہ اتنے طاقتور ہیں کہ ساری دنیا کی آبادی کو جو اس وقت ہے، کئی بار مٹا سکتے ہیں۔

☆ ان 23000 نیوکلیئر ویپن میں سے 2500 ہائی الرٹ میں ہیں یعنی کچھ لمحے کے اندر انہیں Launch کیا جا سکتا ہے۔

☆ آج کی ایک Submarine میں جو نیوکلیئر ویپن کی طاقت ہے وہ ہیروشیما کے بم سے 300 گُنا زیادہ تباہی کی طاقت رکھتے ہیں اور ایک Submarine میں جو Nuclear طاقت ہے وہ 4 کروڑ انسان کو ختم کر سکتی ہے۔

محترم موصوف نے فرمایا کہ ہم سب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والے ہیں جو کہ رحمۃ للعالمین تھے۔ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت پر ہی چل کر دُنیا کو تیسری عالمی جنگ سے بچانے کیلئے بہت دُعا کر رہے ہیں اور ہر جگہ پہنچ کر نصیحت بھی کر رہے ہیں کہ کیسے تیسری عالمی جنگ سے بچا جائے۔ پیس سمپوزیم کے ذریعہ، پارلیمنٹ میں خطاب کے ذریعہ، لیڈرز سے مل کر، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ۔ ہمیں بھی خلیفہ وقت کے نمونہ پر چلتے ہوئے بہت دُعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دنیا کو تیسری عالمی جنگ سے بچا لے۔ ہمیں اس سلسلہ میں پہلے سے بڑھ کر تبلیغ کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تیسری عالمی جنگ سے پہلے خوب تبلیغ کریں۔ لوگوں تک پہنچیں اور اُنہیں جماعت کا تعارف کرائیں۔ جماعت کا تعارف امن کے نام پر کرائیں۔ Stopping Nuclear Holocaust کے نام پہ۔ یا Existence of God کے نام پہ۔

ایک سوال کیا گیا تھا کہ حضور اقدس آپ کا سب

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً اپنے پیاروں کے ناموں کو بھی زندہ رکھنے کیلئے ان کے قریبیوں کے نام ان کے نام پر رکھتے ہوں گے‘‘

اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہر لحہ بے چین رہنے والے، اخلاص و وفا کے حسین پیکر، بدری اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت طُفَیل بن حارث، حضرت سُلَیم بن عَمرو انصارِی، حضرت سُلَیم بن حارث انصارِی، حضرت سُلَیم بن مِلحَان انصارِی، حضرت سُلَیم بن قَیس انصارِی، حضرت ثابت بن ثَعلَبہ، حضرت سِمَاک بن سعد، حضرت جابر بن عبداللہ بن رِئَاب، حضرت مُنذِر بن عَمرو بن خُنَیس، حضرت مَعبَد بن عَبَّاد، حضرت عدِی بن ابی زَغبَاء انصارِی، حضرت رَبِیع بن اِیَاس، حضرت عُمَیر بن عامِر انصارِی، حضرت اَبُوسِنَان بن مُحصَن، حضرت قَیس بن السَّکَن انصارِی، اَبُوالیَسَر کَعب بن عَمرو رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا ایمان افروز اور دلنشین تذکرہ

یہ لوگ تھے، عجیب شان تھی ان کی جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے وفا کے طریقے بھی سکھائے، اللہ تعالیٰ کی خشیت کے طریقے بھی سکھائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو دل کی گہرائیوں سے قبول کرتے ہوئے کامل اطاعت کرنے کے طریقے بھی سکھائے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درجات بلند کرے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25رجنوری 2019ء بمطابق 25رصلح 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج جن بدری صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں سے پہلا نام حضرت طُفَیلؓ بن حارث کا ہے۔ حضرت طُفَیل بن حارث کا تعلق قریش سے تھا اور آپ کی والدہ کا نام سُخَیلَۃ بنت خُزَاعِی تھا۔ ہجرت مدینہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طُفَیل بن حارث اور حضرت مُنذِر بن محمد کے ساتھ یا بعض دیگر روایات کے مطابق حضرت سُفیان بن نَسر سے آپ کی مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ حضرت طُفَیل بن حارث اپنے بھائی حضرت عُبَیدۃ اور حُصَین کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ اسی طرح آپ نے غزوۂ احد اور غزوۂ خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہونے کی توفیق پائی۔ ان کی وفات بتیس ہجری میں ستر سال کی عمر میں ہوئی۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 74 طُفَیل بن الحارث مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 38 الطفیل بن الحارث مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

دوسرے صحابی ہیں حضرت سُلَیم بن عَمرو انصارِی۔ ان کی والدہ کا نام اُمّ سُلَیم بنت عَمرو تھا اور آپ کا تعلق خزرج کے خاندان بنوسَلِمَہ سے تھا اور بعض روایات میں آپ کا نام سُلَیمان بن عَمرو بھی ملتا ہے۔ انہوں نے عَقَبَہ میں ستر آدمیوں کے ساتھ بیعت کی اور غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہوئے اور غزوۂ احد کے موقع پر ان کی شہادت ہوئی اور آپ کے ساتھ آپ کے غلام عَنتَرَہ بھی تھے۔ (اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 545 سُلَیم بن عَمروؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 435 سُلَیم بن عَمروؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت سُلَیم بن حارث انصارِی ہے۔ ان کا تعلق بھی قبیلہ خزرج کے خاندان بنو دِینار سے ہے اور ان کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ خاندان بنو دِینار کے غلام تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت ضَحَّاک بن حارِث کے بھائی ہیں۔ بہرحال جو معلومات ہیں اس کے مطابق یہ دونوں باتیں ہیں۔ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اور غزوۂ اُحُد میں شہادت کا رتبہ پایا۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 543 سُلَیم بن الحارثؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر حضرت سُلَیم بن مِلحَان انصارِی ہیں۔ ان کی والدہ مُلَیکَہ بنتِ مَالِک تھیں۔ حضرت انس بن مالک کے ماموں جبکہ حضرت اُمِّ حَرَام اور حضرت اُمِّ سُلَیم کے بھائی تھے۔ حضرت اُمِّ حَرَام حضرت عُبَادۃ بن صامِت کی اہلیہ تھیں جبکہ حضرت اُمّ سُلَیم حضرت ابوطلحہ انصارِی کی اہلیہ تھیں اور ان کے صاحبزادے حضرت انس بن مالک خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ انہوں نے غزوۂ بدر اور احد میں اپنے بھائی حضرت حَرَام بن مِلحَان کے ساتھ شرکت کی تھی اور آپ دونوں ہی واقعہ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔ (اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 546 سُلَیم بن مِلحَانؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 91 سُلَیم بن مِلحَانؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے چھتیسویں مہینے صَفَر میں یعنی صَفَر کا جو مہینہ ہے اس میں بِئرِ مَعُونہ کی طرف حضرت مُنذِر بن عَمرو والسَّاعِدِی کا سریہ ہوا۔ عامِر بن جعفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ کو ہدیہ دینا چاہا جسے آپؐ نے لینے سے انکار کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے اسلام قبول نہ کیا اور نہ ہی اسلام سے دور ہوا۔ عامِر نے درخواست کی کہ اگر آپؐ اپنے اصحاب میں سے چند آدمی میرے ہمراہ میری قوم کے پاس بھیج دیں تو امید ہے کہ وہ آپ کی دعوت کو قبول کر لیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ اہلِ نجد اِن کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچائیں تو اس نے کہا کہ اگر کوئی ان کے سامنے آیا تو مَیں ان کو پناہ دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستّر نوجوان جو قرآن کریم کے قاری کہلاتے تھے اس کے ساتھ بھجوائے اور حضرت مُنذِر بن عَمرو السَّاعِدِی کو ان پر امیر مقرر کیا۔ پہلے بھی یہ واقعہ بیان ہو چکا ہے۔ جب یہ لوگ بئرِ معونہ کے مقام پر پہنچے جو بنی سُلَیم کا گھاٹ تھا اور بنی عامِر اور بنی سُلَیم کی زمین کے درمیان تھا یہ لوگ وہیں اترے، پڑاؤ کیا اور اپنے اونٹ وہیں چھوڑ دئے۔ انہوں نے پہلے حضرت حَرَام بن مِلحَان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دے کر عامِر بن طُفَیل کے پاس بھیجا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پڑھا ہی نہیں اور حضرت حَرَام بن مِلحَان پر حملہ کر کے شہید کر دیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کے خلاف اس نے بنی عامِر کو بلایا مگر انہوں نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے قبائل سُلَیم میں عُصَیَّہ اور ذَکوَان اور رِعل کو پکارا۔ وہ لوگ اس کے ساتھ روانہ ہو گئے اور اسے اپنا رئیس بنا لیا۔ جب حضرت حَرَام کے آنے میں دیر ہوئی تو مسلمان ان کے پیچھے آئے۔ کچھ دور جا کر ان کا سامنا اس جتھے سے ہوا جو حملہ کرنے کے لئے آ رہا تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کو گھیر لیا۔ دشمن تعداد میں بھی زیادہ تھے۔ جنگ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب شہید کر دئے گئے۔ مسلمانوں میں حضرت سُلَیم بن مِلحَان اور حَکَم بن کَیسَان کو جب گھیر لیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ! ہمیں سوائے تیرے کوئی ایسا نہیں ملتا جو ہمارا سلام تیرے رسولؐ کو پہنچا دے۔ لہٰذا تُو ہی ہمارا سلام پہنچا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل نے اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا وَعَلَیْھِمُ السَّلَام۔ ان پر سلامتی ہو۔ مُنذِر بن عَمرو سے ان لوگوں نے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم تمہیں امن دے دیں گے مگر انہوں نے انکار کیا۔ وہ حضرت حَرَام کی جائے شہادت پر آئے۔ ان لوگوں سے جنگ کی یہاں تک کہ شہید کر دئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ آگے بڑھ گئے تا کہ مر جائیں یعنی موت کے سامنے چلے گئے حالانکہ وہ اسے جانتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 40-39 سریۃ المنذر بن عَمروؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) باوجود جنگ کا سامان پورا نہ ہونے کے بڑی بہادری سے دشمن کا مقابلہ کیا اور جنگ کی نیت سے گئے بھی نہیں تھے۔

پھر ذکر ہے حضرت سُلَیم بن قَیس انصارِی کا۔ ان کی والدہ کا نام اُمّ سُلَیم بنت خالد تھا۔ حضرت خولہ بنت قَیس کے بھائی تھے جو حضرت حمزہ کی بیوی تھیں۔ آپ نے غزوۂ بدر اور احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔ (اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 546-545 سُلَیم بن قَیس انصارِیؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 372 سُلَیم بن قَیسؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر ایک صحابی حضرت ثابت بن ثَعلَبہ تھے۔ ان کا نام حضرت ثابت بن ثَعلَبہ تھا اور ان کی والدہ کا نام اُمّ اُنَاس بنت سَعد تھا جن کا تعلق قبیلہ بنوعُذرَہ سے تھا۔ آپ کے والد ثَعلَبہ بن زید کو اَلجِذع کہا جاتا تھا۔ ان کا یہ نام ان کی بہادری اور مضبوط عزم و ہمت ہونے کی وجہ سے رکھا گیا تھا۔ اسی مناسبت سے حضرت ثابت کو ابن الجِذع کہا جاتا ہے۔ حضرت ثابت بن ثَعلَبہ کی اولاد میں عبداللہ اور حارِث شامل ہیں۔ ان سب کی والدہ اُمَامَہ بنت عثمان تھیں۔ حضرت ثابت ستر انصار صحابہ کے ہمراہ بیعت عَقَبَہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد اور غزوۂ خندق اور صلح حدیبیہ اور غزوۂ خیبر اور فتح مکہ اور غزوۂ طائف میں بھی شامل تھے۔ آپ نے غزوۂ طائف کے روز ہی جام شہادت نوش کیا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 429-428 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر ایک صحابی حضرت سِمَاک بن سعد ہیں۔ ان کے والد سعد بن ثَعلَبہ تھے۔ آپ حضرت نعمان بن بشیر کے والد حضرت بشیر بن سعد کے بھائی تھے۔ بدر میں اپنے بھائی حضرت بشیر کے ساتھ شریک ہوئے اور احد میں بھی شریک ہوئے تھے۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 552 سِمَاک بن سعدؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر ایک صحابی ہیں ان کا نام جابر بن عبداللہ بن رِئَاب ہے۔ حضرت جابر کا شمار ان چھ انصار میں کیا جاتا ہے جو سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے۔ حضرت جابر بدر اور احد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 431 جابر بن عبداللہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

بیعت عقبہ اولیٰ سے قبل انصار کے چند لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ میں ملاقات ہوئی جن کی تعداد چھ تھی۔ وہ چھ اصحاب یہ تھے اَسْعَد بن زُرَارَہ۔ عوف بن حارث۔ رَافع بن مالِک بن عَجْلَان اور قُطْبَہ بن عامِر بن حَدِیْدَۃ اور عُقْبَہ بن عامِر نابِی اور جابر بن عبداللہ بن رِئَاب۔ یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔ جب یہ لوگ مدینہ آئے تو انہوں نے مدینہ والوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔

(اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 492 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

اس کا تفصیلی ذکر پہلے عُقْبَہ بن عامِر نابِی کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ مختصر ذکر میں یہاں کر دیتا ہوں۔ یہ لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوئے تو جاتے ہوئے عرض کیا کہ ہمیں خانہ جنگیوں نے بہت کمزور کر دیا ہے۔ ہمارے اندر آپس میں بہت نا اتفاقیاں ہیں اور ہم یثرب میں جا کر اپنے بھائیوں کو اسلام کی تبلیغ کریں گے اور کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے پیغام کے ذریعہ سے، ہماری تبلیغ کے ذریعہ سے ہمیں پھر جمع کر دے اور ہم جب اکٹھے ہو جائیں گے تو پھر ہر طرح آپؐ کی مدد کے لئے تیار ہوں گے۔ چنانچہ یہ لوگ گئے اور ان کی وجہ سے یثرب میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔ یہ سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں یثرب والوں کی طرف سے ظاہری حالات اور اسباب کے لحاظ سے اس طرح گزارا جس میں خوف بھی تھا اور امید بھی تھی کہ دیکھیں یہ چھ مصدقین جو گئے ہیں، جنہوں نے بیعت کی ہے ان کا کیا انجام ہوتا ہے۔ آیا یثرب میں بھی کوئی کامیابی ملتی ہے، کوئی امید بنتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ باقی جگہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ صرف بڑا انکار تھا بلکہ مخالفت بھی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ مکہ اور رؤسائے طائف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو سختی سے ردّ کر چکے تھے اور دیگر قبائل بھی ان کے زیر اثر ایک ایک کر کے ردّ کر رہے تھے۔ تو ان کی بیعت کی وجہ سے مدینہ میں ایک امید کی کرن پیدا ہوئی تھی لیکن اس کی بھی کوئی تسلی نہیں تھی۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ چھ ماننے والے جن سے امید کی کرن پیدا ہوئی ہے اگر ان کے خلاف بھی دشمن کھڑا ہوا تو یہ مصیبتوں اور مشکلات کا مقابلہ کر سکیں گے۔

بہرحال یہ گئے، انہوں نے تبلیغ کی، لیکن اس دوران میں مکہ والوں کی طرف سے بھی دشمنی اور مخالفت روز بروز بڑھ رہی تھی اور وہ لوگ اس بات پہ پُریقین تھے کہ اسلام کو مٹانے کا اب یہی وقت ہے کیونکہ اگر مکہ سے باہر نکلنا شروع ہو گیا اور پھیلنا شروع ہو گیا تو پھر اسلام کو مٹانا مشکل ہوگا۔ اس لئے مکہ والوں نے بھی مخالفت اپنے پورے زوروں پر کی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے مخلص صحابہ جو تھے جنہوں نے بیعت کی تھی، مسلمان ہوئے تھے ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی بات پر قائم تھے۔ کوئی بات ان کو اسلام کی تعلیم سے اور اسلام سے ہٹا نہیں سکتی تھی، توحید سے ہٹا نہیں سکتی تھی۔ بہرحال اسلام کے لئے ایک بہت نازک وقت تھا اور امید بھی تھی، خوف بھی تھا کہ مدینہ میں یہ لوگ گئے ہیں تو دیکھیں ان کے نتائج کیا نکلتے ہیں۔

پھر اگلے سال مدینہ سے ایک وفد پھر حج کے موقع پر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے شوق کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور منیٰ کی جانب عقبہ کے پاس پہنچ کر اِدھر اُدھر نظر دوڑائی تو اچانک آپؐ کی نظر یثرب کی ایک چھوٹی سی جماعت پر پڑی جنہوں نے آپؐ کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا اور نہایت محبت اور اخلاص سے آگے بڑھ کر آپؐ کو ملے۔ ان میں سے پانچ تو وہی تھے جو پہلے بیعت کر کے گئے تھے اور سات نئے تھے اور یہ لوگ اوس اور خزرج دونوں قبیلوں میں سے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر لوگوں سے الگ ہو کر ایک گھاٹی میں، ایک وادی میں ان کو ایک طرف لے گئے اور وہاں سے جو یہ بارہ افراد کا وفد آیا تھا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یثرب کے حالات کی اطلاع دی اور ان سب نے باقاعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اور یہی بیعت جو تھی یثرب میں اسلام کے قیام کا بنیادی پتھر تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جن الفاظ میں بیعت لی وہ یہ تھے کہ ہم خدا کو ایک جانیں گے۔ شرک نہیں کریں گے۔ چوری نہیں کریں گے۔ زنا کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ قتل سے باز رہیں گے۔ کسی پر بہتان نہیں باندھیں گے اور ہر نیک کام میں آپؐ کی اطاعت کریں گے۔ بیعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ دیکھو اگر تم صدق و ثبات کے ساتھ، سچائی کے ساتھ، مضبوطی کے ساتھ اس عہد پر قائم رہے تو تمہیں جنت نصیب ہوگی اور اگر کمزوری دکھائی تو پھر تمہارا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ وہ جس طرح چاہے گا پھر تمہارے سے سلوک کرے گا۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 222 تا 224)

بہرحال پھر ان لوگوں نے اپنے عہد بیعت کو ثابت کر کے دکھایا۔ نہ صرف ثابت کر کے دکھایا بلکہ اعلیٰ ترین معیار تک پہنچایا اور پھر ہم بعد کے حالات دیکھتے ہیں کہ کس طرح پھر مدینہ میں اسلام پھیلا۔

حضرت مُنْذِر بن عَمْرو بن خُنَیس ایک صحابی ہیں جن کا ذکر ہوگا۔ ان کا لقب تھا مُعْنِقُ لِیَمُوْتَ یا مُعْنِقُ لِلْمَوْتِ یعنی آگے بڑھ کر موت کو گلے لگانے والا۔ ان کا نام مُنْذِر اور والد کا نام عَمْرو تھا۔ انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو سَاعِدہ سے تھے۔ بیعتِ عَقَبہ میں شریک ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُنْذِر بن عَمْرو کو اور حضرت سعد بن عُبَادہ کو ان کے قبیلہ بنو ساعدہ کا نقیب مقرر فرمایا تھا یعنی سردار مقرر کیا تھا یا نگران مقرر کیا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں بھی حضرت مُنْذِر پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ ہجرت مدینہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُنْذِر اور حضرت طُلَیب بن عُمَیر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ غزوۂ بدر میں یعنی حضرت مُنْذِر غزوہ بدر میں اور احد میں بھی شریک ہوئے۔ (اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 258 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت مُنْذِر بن عَمْرو کے بارے میں سیرت خاتم النبیینؐ میں مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ: ''قبیلہ خزرج کے خاندان بنو ساعِدہ سے تھے اور ایک صوفی مزاج آدمی تھے۔ بئرِ معونہ میں شہید ہوئے۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 232)

بئرِ معونہ کی تفصیل پہلے صحابہ کے ذکر میں بھی آ چکی ہے۔ کچھ حصہ حضرت مُنْذِر بن عَمْرو کے حوالے سے بھی خلاصۃً یہاں بیان کر دیتا ہوں جو سیرت خاتم النبیینؐ میں سے ہی ہے۔

قبائل سُلَیم اور غَطْفَان یہ قبائل عرب کے وسط میں سطح مرتفع نجد پر آباد تھے اور مسلمانوں کے خلاف قریش مکہ کے ساتھ سازباز رکھتے تھے۔ آپس میں ان کی مکہ کے قریش کے ساتھ سازباز تھی کہ کس طرح اسلام کو ختم کیا جائے اور آہستہ آہستہ ان شریر قبائل کی شرارت بڑھتی جاتی تھی اور سارا سطح مرتفع نجد اسلام کی عداوت کے زہر کی لپیٹ میں آتا چلا جا رہا تھا اور اس کا اثر ہو رہا تھا۔ چنانچہ ان ایام میں ایک شخص ابو بَرَاء عامِری جو وسط عرب کے قبائل بنو عامِر کا ایک رئیس تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا، پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ بڑی نرمی سے آپؐ نے اسے اسلام کی تبلیغ فرمائی۔ اس نے بھی بظاہر بڑے شوق سے تبلیغ سنی مگر مسلمان نہیں ہوا۔ پھر جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے ساتھ آپؐ چند اصحاب نجد کی طرف روانہ کریں جو وہاں جا کر اہل نجد میں اسلام کی تبلیغ کریں اور پھر ساتھ یہ بھی کہنے لگا کہ مجھے امید ہے کہ نجدی لوگ آپ کی دعوت کو ردّ نہیں کریں گے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تو اہل نجد پر اعتماد نہیں ہے۔ اَبُوبَرَاء کہنے لگا کہ آپؐ ہرگز فکر نہ کریں۔ جو لوگ میرے ساتھ جائیں گے مَیں ان کی حفاظت کا ضامن ہوں۔ چونکہ ابو بَرَاء ایک قبیلے کا رئیس اور صاحبِ اثر آدمی تھا آپؐ نے اس کے اطمینان دلانے پر یقین کر لیا اور صحابہ کی ایک جماعت نجد کی طرف روانہ فرما دی۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ یہ تاریخ کی روایت ہے لیکن بخاری کی روایت میں آتا ہے کہ قبائل رِعْل اور ذَکْوَان وغیرہ جو مشہور قبیلہ بنو سُلَیم کی شاخ تھے ان کے چند لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کا اظہار کر کے درخواست کی کہ ہماری قوم میں سے جو لوگ اسلام کے دشمن ہیں ان کے خلاف ہماری امداد کریں۔ یہ تشریح نہیں تھی کہ کس قسم کی امداد ہے آیا فوجی ہے یا تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ بہرحال انہوں نے درخواست کی کہ چند آدمی اس کے لئے روانہ کئے جائیں جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دستہ روانہ فرمایا جس کا ذکر ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ بدقسمتی سے بئرِ معونہ کی تفصیلات میں بخاری کی روایات میں بھی کچھ خلط واقع ہو گیا۔ دو واقعات کی کچھ روایتیں آپس میں اکٹھی مل گئی ہیں۔ اس لئے تاریخ سے اور بخاری کی روایات سے صحیح طرح پتہ نہیں لگتا کہ حقیقت کیا ہے؟ جس کی وجہ سے حقیقت پوری طرح متعین نہیں ہو سکتی؟ لیکن بہرحال انہوں نے اس کا حل بھی نکالا ہے فرماتے ہیں کہ بہرحال اس قدر یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر قبائل رِعْل اور ذَکْوَان وغیرہ کے لوگ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے اور انہوں نے یہ درخواست کی تھی کہ چند صحابہ ان کے ساتھ بھجوائے جائیں۔ آپؓ نے یہ لکھا ہے کہ اگر ایک دو روایتیں مختلف ہیں اور اگر ان کی آپس میں مطابقت کرنی ہے کہ ایک دوسرے سے ان کا کیا تعلق ہے یا کس طرح اس کی تطبیق کی جا سکتی ہے تو فرماتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں کی مطابقت کی یہ صورت اس طرح ہو سکتی ہے کہ رِعْل اور ذکوان کے لوگوں کے ساتھ ابو بَرَاء عامِری رئیس قبیلہ عامِر بھی آیا ہو۔ اس نے ان کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات کی ہو۔ چنانچہ تاریخی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ مجھے اہل نجد کی طرف سے اطمینان نہیں ہے اور پھر اس کا یہ جواب دینا کہ آپؐ کوئی فکر نہ کریں۔ مَیں اس کا ضامن ہوتا ہوں کہ آپؐ کے صحابہ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ابو بَرَاء کے ساتھ رِعْل اور ذکوان کے لوگ بھی آئے تھے جن کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فکرمند تھے۔

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفر 4 ہجری میں مُنْذِر بن عَمْرو اَنْصَارِی کی امارت میں صحابہ کی ایک پارٹی روانہ فرمائی۔ یہ لوگ عموماً انصار میں سے تھے، تعداد میں ستر تھے۔ قریباً سارے کے سارے قاری اور قرآن خواں تھے۔ جب یہ لوگ اس مقام پر پہنچے جو ایک کنوئیں کی وجہ سے بئرِ معونہ کے نام سے مشہور تھا تو ان میں سے ایک شخص حَرَام بن مِلْحَانؓ جو انس بن مالکؓ کے ماموں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دعوت اسلام کا پیغام لے کر قبیلہ عامِر کے رئیس اور ابو بَرَاء عامری جس کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کے بھتیجے عَمْرو بن طُفَیل کے پاس گئے اور باقی صحابہ پیچھے رہے۔ جب حَرَام بن مِلْحَان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے طور پر عامِر بن طُفَیل اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے شروع میں تو منافقانہ طور پر آؤ بھگت کی لیکن پھر جب وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور اسلام کی تبلیغ کرنے لگ گئے تو جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے بعض شریروں نے کسی آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے پیچھے سے حملہ کر کے ان کو نیزہ مار کر وہیں شہید کر دیا۔ اس وقت حَرَام بن مِلْحَان کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ! فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ یعنی اللہ اکبر! کعبہ کے رب کی قسم میں تو اپنی مراد کو پہنچا۔ عَمْرو بن طُفَیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے قتل پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے بعد اپنے قبیلہ بنو عامِر کے لوگوں کو اکسایا کہ وہ مسلمانوں کی بقیہ جماعت پر حملہ آور ہو جائیں مگر انہوں نے جیسا کہ ذکر ہوا اس کا انکار کیا لیکن جو زائد بات ہے اور یہاں ہوئی ہے۔ انہوں نے یہ کہا کہ ہم ابو بَرَاء کی ذمہ داری کے ہوتے ہوئے مسلمانوں پہ حملہ نہیں کریں گے۔ کیونکہ ابو بَرَاء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ میں ان کا ضامن ہوں۔ تو اس قبیلے نے کہا کہ جب وہ ضامن ہو گیا تو ہم حملہ نہیں کریں گے۔

اس پر عامِر نے سُلَیم میں سے بنو رِعْل اور ذَکْوَان اور عُصَیہ وغیرہ کو جو دوسرا قبیلہ تھا اور جو بخاری کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کر آئے تھے، اپنے ساتھ لیا اور یہ سب لوگ مسلمانوں کی اس قلیل اور بے بس جماعت پر حملہ آور ہو گئے۔ مسلمانوں نے جب ان وحشی درندوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو ان سے کہا کہ ہمیں تم سے کوئی تعرض نہیں۔ ہم لڑنے تو آئے نہیں ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک کام کے لئے آئے ہیں اور تم سے بالکل لڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور سب کو شہید کر دیا۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 517 تا 519)

تاریخ میں آتا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے بئرِ معونہ کے شہداء کے بارے میں خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُنْذِر بن عَمْرو کے بارے میں فرمایا جن صحابی کا ذکر ہو رہا ہے کہ اَعْنَقَ لِیَمُوْتَ یعنی حضرت مُنْذِر بن عَمْرو نے یہ جانتے ہوئے کہ اب شہادت ہی مقدر ہے اپنے ساتھیوں کی طرح اسی جگہ لڑتے ہوئے شہادت کو قبول کر لیا اس وجہ سے آپ مُعْنِقُ لِیَمُوْتَ یا مُعْنِقُ لِلْمَوْتِ کے لقب سے مشہور تھے۔ (اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 258 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 40 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) حضرت مُنْذِر بن

عَمرو سے ان لوگوں نے کہا تھا کہ اگر تم چاہو تو ہم تمہیں امن دے دیں گے لیکن حضرت مُنذِر نے ان کی امان لینے سے انکار کر دیا۔(اسدالغابہ۔جلد5 صفحہ 258-259۔مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت اَبُواُسَید کے ہاں ان کے بیٹے مُنذِر بن اَبی اُسَید پیدا ہوئے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو اپنی ران پر بٹھا لیا۔ اس وقت حضرت اَبُواُسَید بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول ہو گئے۔ حضرت اَبُواُسَید نے اشارہ کیا تو لوگ مُنذِر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر سے اٹھا کر لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کام سے فراغت ہوئی تو دریافت فرمایا کہ بچہ کہاں گیا؟ حضرت اَبُواُسَید نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے اس کو گھر بھیج دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس کا نام کیا رکھا ہے؟ اَبُواُسَید نے عرض کیا کہ فلاں نام رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس کا نام مُنذِر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن اس بچے کا نام مُنذِر رکھا۔ یہ وہ مُنذِر نہیں ہے جن کا ذکر ہو رہا ہے۔ شارحین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بچے کا نام مُنذِر رکھنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ حضرت ابواُسَید کے چچا کا نام مُنذِر بن عَمرو تھا، وہی صحابی جن کا ذکر ہوا جو بئرِ معونہ میں شہید ہوئے۔ ابواُسَید کے چچا کا نام تھا مُنذِر بن عَمرو۔ یہ ابواُسَید کے چچا تھے جو بئرِ معونہ میں شہید ہوئے تھے۔ پس یہ نام تفاؤل کی وجہ سے رکھا گیا تھا کہ یہ بھی ان کے اچھے جانشین ثابت ہوں۔(صحیح البخاری کتاب الادب باب تحویل الاسم الی اسم احسن منہ حدیث 6191)(فتح الباری شرح صحیح البخاری کتاب المغازی جلد 7 صفحہ 452 مطبوعہ دار الریان للتراث القاھرہ 1986ء) یہ بھی وجہ ہو گی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً اپنے پیاروں کے ناموں کو زندہ رکھنے کے لئے بھی ان کے قریبیوں کے نام ان کے نام پر رکھتے ہوں گے۔

حضرت مَعبَد بن عَبَّاد ایک صحابی تھے جن کی کنیت ابوحُمَیضَہ تھی۔ والد تھے عَبَّاد بن قُشَیر۔ حضرت مَعبَد بن عَبَّاد کا نام مَعبَد بن عُبَادَہ اور مَعبَد بن عُمارہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنوسالم بن غَنم بن عوف سے تھا ان کی کنیت ابوحُمَیضَہ ہے۔ بعض کے نزدیک آپ کی کنیت ابوخُمَیصَہ اور ابوعُصَیمَہ بھی بیان کی گئی ہے۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں یہ شریک ہوئے تھے۔(اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 211-212 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ 408، 411 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت عَدِی بن اَبی زَغبَاء اَنصارِی۔ ان کی ولدیت سِنان بن سُبَیع تھی۔ آپ نے حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ حضرت عَدِی کے والد ابی زَغبَاء کا نام سِنان بن سُبَیع بن ثَعلَبہ تھا۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ جُھَینَہ سے تھا۔ غزوۂ بدر اور احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔(اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 11 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 377 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حضرت بَسبَس بن عَمرو کے ساتھ معلومات لانے کی غرض سے غزوۂ بدر کے موقع پر ابوسفیان کے قافلے کی طرف بھیجا تھا۔ یہ خبر لینے گئے یہاں تک چلتے گئے کہ سمندر کے ساحل کے قریب پہنچ گئے۔ حضرت بَسبَس بن عَمرو اور حضرت عَدِی بن ابی زَغبَاء نے بدر کے مقام پر ایک ٹیلے کے پاس اپنے اونٹ بٹھائے جو ایک گھاٹ کے قریب تھا۔ پھر انہوں نے اپنی مشکیں لیں اور گھاٹ پر پانی لینے آئے۔ ایک شخص مَجدِی بن عَمرو جُھَنِی گھاٹ کے پاس کھڑا تھا۔ ان دونوں اصحاب نے دو عورتوں سے سنا کہ ایک عورت نے دوسری سے کہا کہ کل یا پرسوں قافلہ آئے گا تو میں ان کی مزدوری کر کے تیرا قرض اتار دوں گی۔ اب یہ باتیں دو عورتیں کر رہی ہیں لیکن اس میں معلومات تھیں۔ مجدی نے کہا تو ٹھیک کہتی ہے۔ پھر وہ ان دو عورتوں کے پاس سے چلا گیا، وہاں سے ہٹ کے چلا گیا۔ حضرت عَدِی اور حضرت بَسبَس نے یہ باتیں سنیں۔ یہ دونوں جب گئے تو ان دونوں نے عورتوں کی یہ باتیں سن لی تھیں انہوں نے آ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔(کتاب المغازی جلد اوّل صفحہ 40 باب بدر القتال مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1984ء) یعنی کہ یہ بات ہم نے سنی ہے کہ دو عورتیں باتیں کر رہی تھیں کہ ایک قافلہ آئے گا اور یہ کفّار کے قافلے کی خبر تھی تو اس طرح یہ لوگ معلومات پہنچایا کرتے تھے۔ بظاہر دیکھنے میں تو دو عورتیں ہی باتیں کر رہی ہیں لیکن اس کی اہمیت کا ان کو اندازہ نہ تھا اور یہ بڑی اہم خبر تھی، قافلے کی آمد کی اطلاع مل رہی تھی۔ حضرت عَدِی بن ابی زَغبَاء نے حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

(اصابہ جلد 4 صفحہ 391-392 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت رَبِیع بن اِیَاس۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنولَوذَان سے تھا۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی وَرَقَہ بن اِیَاس اور عَمرو بن اِیَاس کے ساتھ شامل ہوئے اور غزوۂ احد میں بھی آپ شامل ہوئے۔(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ 416-417 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(کتاب المغازی جلد اوّل صفحہ 167 باب تسمیۃ من شھد بدرا من قریش والانصار مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1984ء)

پھر ایک صحابی ہیں جن کا نام حضرت عُمَیر بن عَامِر اَنصارِی ہے۔ ان کی کنیت ابوداؤد تھی اور ان کے والد عَامِر بن مالک تھے۔ حضرت عُمَیر کے والد کا نام عَامِر بن مالک تھا۔ آپ کی والدہ کا نام نائلہ بنت ابی عاصم تھا۔ حضرت عُمَیر کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ حضرت عُمَیر اپنی کنیت ابوداؤد سے زیادہ مشہور ہیں۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 393 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(اصابہ جلد 4 صفحہ 598 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت اُمّ عمارہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوداؤد مَازِنی یعنی حضرت عُمَیر اور حضرت سُلَیط بن عَمرو دونوں بیعت عقبہ میں حاضر ہونے کے لئے نکلے تو انہیں معلوم ہوا کہ لوگ بیعت کر چکے ہیں۔ اس پر انہوں نے بعد میں حضرت اَسعَد بن ضُرَارَہ کے ذریعہ سے بیعت کی جو عقبہ کی رات نُقَبَاء میں سے تھے۔(اصابہ جلد 7 صفحہ 99 ابوداؤد الانصاری المازنیؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء) ایک نقیب مقرر کئے گئے تھے۔ سردار مقرر کئے گئے تھے۔ ان کے ذریعہ سے پھر انہوں نے بیعت کی۔ ایک روایت کے مطابق غزوۂ بدر میں اَبُوالبُختَرِی کو قتل کرنے والے حضرت عُمَیر بن عَامِر تھے۔(اسدالغابہ جلد 6 صفحہ 92 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت سعد مولیٰ حضرت حاطِب بن ابی بَلتَعہ۔ ان کا تعلق بنوکَلب کے قبیلے سے تھا۔ حضرت سعد بن خَولِیٰ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حضرت سعد بن خَولِی کا تعلق قبیلہ بنوکلب سے ہے لیکن ابومعشر کے نزدیک ان کا تعلق قبیلہ بَنُو مَذحِج سے تھا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ اہل فارس میں سے تھے۔ حضرت سعد بن خَولِی، حضرت حاطِب بن ابی بَلتَعہ کے پاس غلام ہو کر پہنچے۔ حضرت حاطِب بن ابی بَلتَعہ آپ کے ساتھ نہایت شفقت اور مہربانی سے پیش آتے تھے۔ حضرت سَعد حضرت حاطب بن ابی بَلتَعہ کے ساتھ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور غزوۂ احد میں آپ کی شہادت ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعد کے بیٹے عبداللہ بن سعد کا انصار کے ساتھ وظیفہ مقرر فرمایا۔(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 428 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 85 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(سیر الصحابہ جلد 4 حصہ 7 صفحہ 318 حضرت سعد بن خولیؓ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی 2004ء)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت اَبُوسِنَان بن مُحصَن۔ ان کے والد مُحصَن بن حُرثَان تھے۔ ان کی کنیت اَبُوسِنَان تھی۔ ان کا نام وَہب بن عبداللہ تھا اور عبداللہ بن وہب بھی بیان کیا جاتا ہے اور کنیت تھی اَبُوسِنَان۔ جبکہ صحیح ترین قول کے مطابق جو تاریخ میں ملتا ہے آپ کا نام وَہب بن مُحصَن تھا۔ حضرت اَبُوسِنَان بن مُحصَن حضرت عُکَاشَہ بن مُحصَن کے بھائی تھے۔(اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 153 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) آپ حضرت عُکَاشَہ بن مُحصَن سے بڑے تھے۔ اس کے بارے میں بھی یہ روایت ہے کہ حضرت عُکَاشَہ سے تقریباً دو سال بڑے تھے اور مختلف روایتیں بھی ہیں۔ بعض نے دس سال کہا۔ بعض نے بیس سال کہا۔(اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 153 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)(الروض الانف جلد 4 صفحہ 62 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 69 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء) ان کے بیٹے کا نام سِنَان بن اَبُوسِنَان تھا۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد اور غزوۂ خندق میں شریک تھے۔ یہ بعض روایات میں ملتا ہے کہ بیعت رضوان میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت اَبُوسِنَان بن مُحصَن اَسَدی تھے مگر یہ درست نہیں کیونکہ حضرت اَبُوسِنَان محاصرہ بنوقریظہ کے وقت 5 ہجری کو بعمر 40 سال وفات پا چکے تھے اور بیعتِ رضوان کے موقع پر بیعت کرنے والے ان کے بیٹے حضرت سِنَان بن اَبُوسِنَان تھے۔ حضرت اَبُوسِنَان بن مُحصَن کی وفات اس وقت ہوئی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوقریظہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قریظہ کے قبرستان میں دفن کر دیا۔(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 69 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت قَیس بن السَّکَن اَنصارِی۔ ان کی کنیت ابوزید تھی۔ حضرت قَیس کے والد کا نام سکن بن زَعُورَاء تھا۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوعَدِی بن نجار سے تھا۔ حضرت قَیس اپنی کنیت ابوزید سے زیادہ مشہور تھے۔ آپ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد اور غزوہ خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپ کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن مجید جمع کیا۔(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 389 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 406 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)(اصابہ جلد صفحہ 5 مطبوعہ 362 دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انصار میں سے چار اصحاب نے قرآن کریم جمع کیا اور وہ چار اصحاب زید بن ثابت، مُعاذ بن جبل، اُبَی بن کَعب اور ابوزَید تھے یعنی قَیس بن سکن اور ابوزید کے متعلق حضرت انس کہتے ہیں کہ یہ میرے چچا تھے۔

(صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب مناقب زید بن ثابتؓ حدیث 3810)

8 ہجری میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوزید اَنصارِی اور حضرت عَمرو بن عاص السَّہمِی کو جُلَندِی کے دو بیٹوں عُبَید اور جَیفَر کے پاس ایک خط دے کر روانہ کیا جس میں ان کو اسلام کی دعوت دی تھی اور دونوں سے فرمایا کہ اگر وہ لوگ حق کی گواہی دیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں تو عَمرو ان کے امیر ہوں گے اور اَبُوزَید اُن کے امام الصلوٰۃ ہوں گے۔ یعنی کہ ان کی دینی حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں زیادہ اچھی ہو گی یا قرآن کریم کا علم زیادہ تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

ترجمہ: (یہ ان کیلئے ہے) جو لوگ کہتے ہیں اَے ہمارے ربّ!

یقیناً ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ (سورۃ البقرۃ:46)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم.ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

فرمایا وہ امام الصلوٰۃ ہوں گے اور ان میں اسلام کی اشاعت کریں گے اور انہیں قرآن اور سنن کی تعلیم دیں گے۔ یہ دونوں عمان گئے اور عُبَید اور جَیفَر سے سمندر کے کنارے صُحَارُ میں ملے۔ ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خط دیا انہوں نے اسلام قبول کیا، دونوں نے اسلام قبول کر لیا پھر انہوں نے وہاں کے عربوں کو اسلام کی دعوت دی وہ بھی اسلام لے آئے۔ اب یہ تبلیغ کے ذریعہ سے اسلام پھیل رہا ہے۔ وہاں کوئی جنگ، قتل و غارت اور تلوار تو نہیں گئی تھی اور بہر حال ان عربوں نے بھی اسلام کو قبول کیا۔ عَمرو اور ابوزید عمان ہی میں رہے یہاں تک کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ بعض کے نزدیک ابوزید اس سے پہلے مدینہ آ گئے تھے۔ (فتوح البلدان صفحہ 53 ''عمان'' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2000ء) حضرت قَیس کی شہادت یوم جِسر کے موقع پر ہوئی۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 389 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ایرانیوں کے ساتھ جنگ میں دریائے فرات پر جو پل تیار کیا گیا تھا اسی مناسبت سے اس معرکے کو یوم جِسر کہا جاتا ہے۔ (معجم البلدان جلد 2 صفحہ 163-162 ''جسر'' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے اَبُوالیَسَر کَعب بن عَمرو۔ ان کی کنیت اَبُوالیَسَر تھی اور اَبُوالیَسَر کا تعلق قبیلہ بنو سلمہ سے تھا۔ والد ان کے عَمرو بن عَبَّاد تھے۔ والدہ کا نام نَسِیبَہ بنتِ اَزْہَر تھا وہ قبیلہ سَلَمہ سے ہی تھیں۔ آپ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے اور غزوۂ بدر میں بھی شرکت کی۔ غزوۂ بدر کے روز آپ نے حضرت عباس کو گرفتار کیا تھا۔ آپ ہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے غزوۂ بدر میں مشرکین کا جھنڈا ابوعَزِیز بن عُمَیر کے ہاتھ سے چھین لیا تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیگر غزوات میں بھی شامل رہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جنگ صِفّین میں بھی حضرت علیؓ کے ساتھ شامل ہوئے۔ (اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 327-326 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت عباس کو غزوہ بدر میں قیدی بنانے والے حضرت عُبَید بن اَوْس تھے۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 529-528 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

بہر حال حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، حضرت ابن عباس یہ کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے روز جس شخص نے حضرت عباسؓ کو گرفتار کیا تھا اس کا نام اَبُوالیَسَر تھا۔ اَبُوالیَسَر اس وقت دبلے پتلے آدمی تھے۔ غزوۂ بدر کے وقت آپ بیس برس کے جواں سال تھے جبکہ حضرت عباس بھاری بھر کم جسم کے مالک تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اَبُوالیَسَر سے دریافت کیا کہ تم نے عباس کو کس طرح اسیر کر لیا، کس طرح قیدی بنا لیا؟ تم تو بالکل دبلے پتلے اور وہ بڑے لمبے چوڑے قد کے ہیں اور جسیم ہیں جس پر انہوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص نے میری مدد کی تھی جس کو مَیں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی کبھی بعد میں دیکھا ہے اور اس کا حلیہ ایسا ایسا تھا۔ اس کا حلیہ بیان کیا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَقَدْ اَعَانَكَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيْمٌ۔ یقیناً اس میں تیری ایک معزز فرشتے نے مدد کی ہے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 4 صفحہ 8 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دشمن کو قتل کیا اس کے لئے فلاں فلاں کچھ ہوگا۔ پس مسلمانوں نے ستر مشرکین کو قتل کیا اور ستر مشرکین کو قید بھی کیا۔ حضرت اَبُوالیَسَر دو اسیروں کو لائے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ جو کوئی قتل کرے گا اس کیلئے فلاں فلاں کچھ ہوگا اور اسی طرح جو کوئی اسیر بنائے گا اس کیلئے فلاں فلاں ہوگا۔ میں دو قیدی لے کر آیا ہوں۔ (المصنف لعبد الرزاق جلد 5 صفحہ 239 کتاب الجہاد باب ذکر الخمس ...... الخ حدیث 9483 المکتب الاسلامی 1983ء) ایک روایت کے مطابق غزوہ بدر میں ابُوالبَخْتَرِی کو قتل کرنے والے حضرت اَبُوالیَسَر تھے۔

(اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 92 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت سَلَامَۃ بنت مَعْقَل بیان کرتی ہیں کہ میں حُبَاب بن عَمرو کی غلامی میں تھی اور ان سے میرے ہاں ایک لڑکا بھی پیدا ہوا تھا۔ ان کی وفات پر ان کی بیوی نے مجھے بتایا کہ اب تمہیں حُبَاب کے قرضوں کے بدلے بیچ دیا جائے گا۔ تمہاری حیثیت لونڈی کی تھی اس لئے تم بیچ دی جاؤ گی۔ کہتی ہیں کہ مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ساری صورتحال بتائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ حُبَاب بن عَمرو کے ترکے کا ذمہ دار کون ہے؟ تو بتایا گیا کہ ان کے بھائی اَبُوالیَسَر ان کے ذمہ دار ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ اسے مت بیچنا۔ یہ لونڈی ہے۔ اسے مت بیچنا بلکہ اسے آزاد کر دو۔ اور جب تمہیں پتہ لگے کہ میرے پاس کوئی غلام آیا ہے تو تم میرے پاس آ جانا۔ میں اس کے عوض میں تمہیں دوسرا غلام دے دوں گا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 726 حدیث 27569 مسند سلامہ بنت معقل مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا اور اُن کو ایک غلام مہیا فرما دیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سیرت خاتم النبیین میں ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ عُبَادَۃ بن ولید روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اَبُوالیَسَر کو ملے۔ اس وقت ان کے ساتھ ایک غلام بھی تھا اور ہم نے دیکھا کہ ایک دھاری دار چادر اور ایک یمنی چادر ان کے بدن پر تھی اور اسی طرح ایک دھاری دار چادر اور ایک یمنی چادر ان کے غلام کے بدن پر تھی۔ میں نے انہیں کہا کہ چچا تم نے ایسا کیوں نہ کیا کہ اپنے غلام کی دھاری دار چادر خود لے لیتے اور اپنی چادر اسے دے دیتے یا اس کی یمنی چادر خود لے لیتے اور اپنی دھاری دار چادر اسے دے دیتے تا کہ تم دونوں کے بدن پر ایک ایک طرح کا جوڑا ہو جاتا۔ حضرت اَبُوالیَسَر نے میرے سر پر، روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعا کی اور پھر مجھے کہنے لگے کہ بھتیجے میری ان آنکھوں نے دیکھا ہے اور میرے ان کانوں نے سنا ہے اور میرے اس دل نے اسے اپنے اندر جگہ دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اپنے غلاموں کو وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ پس میں اس بات کو بہت زیادہ پسند کرتا ہوں کہ میں دنیا کے اموال میں سے اپنے غلام کو برابر کا حصہ دے دوں بہ نسبت اس کے کہ قیامت کے دن میرے ثواب میں کوئی کمی آوے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 383)

تو یہ تھے وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو اس باریکی سے دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر وقت بے چین رہتے تھے بلکہ اس کے بھوکے تھے۔

حضرت اَبُوالیَسَر روایت کرتے ہیں کہ بنوحرام کے فلاں بن فلاں کے ذمہ میرا مال تھا۔ میں نے کچھ پیسے اسے دئے تھے۔ اس نے مجھے قرض دینا تھا۔ اس کے ذمہ قرضہ تھا۔ میں اس کے ہاں گیا۔ میں نے سلام کیا اور پوچھا کہ وہ کہاں ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ یہاں گھر میں ہے؟ گھر سے جواب ملا کہ نہیں۔ کہتے ہیں کہ پھر اس کا بیٹا جو بلوغت کے قریب تھا۔ ابھی بالغ نہیں ہوا تھا۔ وہ بیٹا میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا باپ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ اس نے آپ کی آواز سنی اور میری ماں کے چھپر کھٹ میں گھس گیا، وہ آپ کی آواز سن کر پلنگ کے پیچھے چھپ گیا۔ تو میں نے کہا میرے پاس باہر آؤ۔ پھر میں نے آواز دی کیونکہ مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تو کہاں ہے، اس گھر والے مقروض کو کہا کہ باہر آ جاؤ مجھے پتہ ہے تم کہاں ہو۔ اَبُوالیَسَر کہتے ہیں کہ چنانچہ وہ باہر آیا۔ میں نے کہا کہ تم کیوں مجھ سے چھپے تھے؟ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! مَیں تمہیں بتاتا ہوں اور تم سے جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اللہ کی قسم! میں ڈرا کہ تمہیں بتاؤں اور تم سے جھوٹ بولوں اور تم سے وعدہ کروں اور پھر وعدہ خلافی کروں کہ پھر مَیں آؤں، جھوٹ بول کے کہوں کہ اچھا میں فلاں دن تمہاری یا فلاں وقت تمہاری رقم دے دوں گا لیکن وعدہ پورا نہ کر سکوں اور جھوٹ بولوں۔ پھر کہنے لگا کہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور اللہ کی قسم میں محتاج ہوں۔ اَبُوالیَسَر کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم؟ یعنی سوال کیا اس سے کہ تم اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہو حقیقی طور پر؟ اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ میں نے کہا اللہ کی قسم؟ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ تم اللہ کی قسم کھا کر مجھے یہ بات کہہ رہے ہو کہ تم محتاج ہو؟ اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ میں نے پھر کہا، تیسری دفعہ کہ اللہ کی قسم؟ اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ کہتے ہیں کہ حضرت اَبُوالیَسَر اس وقت اپنی تحریر لے کر آئے اور اپنے ہاتھ سے اسے مٹا دیا جو لکھی ہوئی تھی۔ قرضہ واپس دینے کی تحریر تھی اسے مٹا دیا اور کہا کہ اگر تمہیں ادائیگی کی توفیق ملے تو مجھے ادا کر دینا ورنہ تم آزاد ہو۔ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں میری ان دو آنکھوں کی بصارت یعنی اپنی دونوں انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھیں اور میرے ان دو کانوں کی شنوائی اور میرے دل نے اس بات کو یاد رکھا ہے اور انہوں نے دل کی جگہ کی طرف اشارہ کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں، جب یہ تحریر مٹائی اور آزاد کیا تو کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں اپنی آنکھوں سے، اپنے کانوں سے، اپنے دل سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں اور آپؐ فرما رہے تھے کہ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا تمام مالی بوجھ اتار دیا اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ دے گا۔ (صحیح مسلم کتاب الزہد والرقائق باب حدیث جابر الطویل و قصۃ ابی الیسر حدیث 7512) تو میں نے تمہارا بوجھ اتار دیا کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے سائے کی تلاش ہے۔ یہ ایک اور مثال ہے اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کی۔ خواہش تھی تو بس یہی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو نہ کہ دنیاوی منفعت۔

حضرت اَبُوالیَسَر کَعب بن عَمرو احادیث کے بیان کرنے میں نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے۔ ایک مرتبہ عبادۃ بن ولید سے دو حدیثیں بیان کیں اور حالت یہ تھی کہ آنکھ اور کان پر انگلی رکھ کر کہتے کہ ان آنکھوں نے یہ واقعہ دیکھا اور ان کانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان فرماتے سنا۔

(صحیح مسلم کتاب الزہد والرقائق باب حدیث جابر الطویل و قصۃ ابی الیسر حدیث 7512، 7513)

حضرت اَبُوالیَسَر کے ایک بیٹے کا نام عُمَیر تھا جو اُمّ عَمرو کے بطن سے تھے۔ حضرت اُمّ عَمرو حضرت جابر بن عبداللہ کی پھوپھی تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے یزید بن ابی یسر تھے جو کہ لبابۃ بنت حارث کے بطن سے پیدا ہوئے۔ ایک بیٹے کا نام حبیب تھا جن کی والدہ اُمّ ولد تھیں۔ ایک بیٹی عائشہ تھیں جن کی والدہ کا نام اُمُّ الرَّیَاع تھا آپ غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر بیس برس تھی۔ آپ کی وفات حضرت امیر معاویہ کے زمانے میں پچپن ہجری میں ہوئی۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 436 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

یہ لوگ تھے، عجیب شان تھی ان کی جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے وفا کے طریقے بھی سکھائے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کے طریقے بھی سکھائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو دل کی گہرائیوں سے قبول کرتے ہوئے کامل اطاعت کرنے کے طریقے بھی سکھائے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درجات بلند کرے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 راپریل 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جا سکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 رجون 2015)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (اکتوبر 2018)

میں چاہتی تھی کہ بس خلیفہ وقت کو دیکھتی رہوں ☆ حضور سے ملاقات مرتے دم تک یادر ہے گی

● حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنا میری زندگی کا ایک ایسا واقعہ تھا جس کو میں الفاظ میں بیان ہی نہیں کر سکتا، یہ میری زندگی کا سب سے حسین دن تھا

● ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میں ایک الگ ہی دنیا میں ہوں اور میں چاہتی تھی کہ بس بیٹھ کر خلیفہ وقت کو دیکھتی رہوں اور اُن کی باتیں سنتی رہوں

● خلیفہ وقت کی موجودگی میں مجھے ایک نادر خزانہ عطا ہوا اور روحانیت، امن، خوشی اور مسرت کے جذبات میرے اندر سما گئے اور مجھے بہت سکون حاصل ہوا

● جب ہم نے پہلی بار حضور انور کو دیکھا تو یہ ہمارے لئے ایک خاص موقع تھا کیونکہ اس سے ہمیں امن، محبت اور صبر نصیب ہوا اور ہمیں خلیفۃ المسیح کی ذات میں ایک الٰہی نور نظر آیا

● صرف ان کے دیدار سے ہی میں پرسکون ہو گیا اور ایک امن کی حالت مجھ پر طاری ہو گئیں، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ یہ وقت اور جگہ اس قدر اہم ہیں کہ آئندہ کبھی مجھے نصیب نہیں ہونگے

● حضور انور کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر میں نے ایک عجیب روحانی کشش اپنے اندر محسوس کی، میرا دل حضور انور کی محبت سے بھر گیا

● خلیفہ وقت سے ملاقات میری بہت خوش نصیبی تھی، اس کی یاد میرے ساتھ مرتے دم تک رہے گی، حضور انور کیساتھ نمازیں پڑھنے کا بہت لطف آیا اور دل کو تسکین بھی پہنچی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد نومبائعین کے ایمان افروز تاثرات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

22 راکتوبر 2018ء (بروز سوموار)

(بقیہ رپورٹ)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے درج ذیل اقوام کے نومبائعین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ کوسٹاریکن، پاراگوین، میکسیکن، ہیونڈرن، پنامیز، اکووڈورین، ایل سلواڈورین، گوئٹے مالن، بیلیزین۔ یہ سب وہ اقوام ہیں جنکے خوش نصیب اور سعادت مند لوگ گزشتہ چند سالوں میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ سنٹرل امریکہ اور ساؤتھ امریکہ کے ممالک کی یہ وہ نئی اقوام ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چشمہ سے سیراب ہوئی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا: ’’ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔‘‘

(تجلیاتِ الٰہیہ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 409)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی مصداق ان نئی اقوام کے یہ نومبائعین آج اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات اور دیدار کی سعادت پا رہے تھے اور آج یہ لوگ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چشمہ سے سیراب ہو رہے تھے۔ آج کا دن ان لوگوں کی زندگی میں تاریخی دن تھا۔ ان کے احساسات اور جذبات ناقابل بیان ہیں۔ بعضوں نے اپنے دل کی کیفیات کا اظہار کیا ہے۔

نومبائعین کے ایمان افروز تاثرات

میکسیکو کے ایک نومبائع اِوان فرانسسکو صاحب بیان کرتے ہیں: میں نے ایک ایمان سے بھری ہوئی شخصیت کو دیکھا ہے جو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے ہادی کے طور پر اور میرے ایمان کو بڑھانے کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ جب ہم نے خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی تو وہ ایک ایسا لمحہ تھا جو کہ لفظوں میں نہیں بیان کیا جا سکتا۔ اُس لمحے مجھے جسمانی طور پر ایسا محسوس ہوا جیسے میرا سارا جسم گرم ہو گیا اور میرے پسینے چھوٹنے لگے اور ایسا لگا جیسے ایک کرنٹ میرے جسم میں سے دوڑ رہا ہے اور جاتے جاتے اپنے ساتھ میرے تمام گناہ بھی لے گیا۔ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں خلیفۃ المسیح عطا کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ میرے لئے اچھائی کی طرف بڑھنے کا پہلا قدم ہے اور میرے اندر ایک تبدیلی لائے گا۔

میکسیکو سے اِرلاندا میریا صاحبہ اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: میری ہمیشہ سے خواہش تھی کہ میں پیارے حضور سے ملوں۔ میں اپنے آنسوؤں کو روک نہیں سکی۔ جب میں نے حضور کو دیکھا تو مجھے بہت سکون محسوس ہوا اور میں یقین نہیں کر سکتی تھی کہ حضور انور میرے سامنے موجود ہیں۔

میکسیکو سے آنے والی ایک نومبائع خاتون لاؤرا ماٹیلدے صاحبہ (Laura Matilde) بیان کرتی ہیں: میرے اس گوئٹے مالا کے سفر کے بعد ایک بات میرے دل میں پختہ ہو گئی ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ مجھے چاہتا ہے میں وہیں پر ہوں۔ میرے دل میں اس بارہ میں کوئی شک نہیں کہ میں روحانی اور جذباتی طور پر بہت اطمینان اور امن محسوس کر رہی ہوں۔ دوسرے ممالک کے احمدی بہن بھائیوں سے مل کر بھی ایمان تازہ ہوا اور اس سے بھی بڑھ کر پیارے حضور کے پیچھے نمازیں ادا کر کے میرا ایمان اللہ تعالیٰ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں اور بھی پختہ ہوا ہے۔ میں بہت امن محسوس کر رہی ہوں اور میری خواہش ہے کہ میں اس راستہ پر قائم رہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

ویسینتے بریونیس صاحب (Vicente Briones) لکھتے ہیں: میرا تعلق میکسیکو سٹی جماعت سے ہے۔ جب مجھے بتایا گیا کہ مجھے گوئٹے مالا جانے کا موقع مل رہا ہے تو میں بہت خوش ہوا مگر یہ سن کر کہ وہاں پر پیارے خلیفہ سے ملاقات ہو گی میری خوشی اور بھی بڑھ گئی۔ جب ہماری حضور سے ملاقات ہوئی تو میں بہت خوش ہوا کیونکہ مجھے اُن کے پاس کافی دیر بیٹھنے کا موقع ملا۔ میں نے تھوڑا عرصہ پہلے میکسیکو سٹی میں بیعت کی تھی مگر حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنا میری زندگی کا ایک ایسا واقعہ تھا جس کو میں الفاظ میں بیان ہی نہیں کر سکتا۔ میں نے اپنے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے کہا کہ یہ میری زندگی کا سب سے حسین دن تھا۔

میکسیکو سے آنے والے ایک نومبائع Miguel Angel صاحب بیان کرتے ہیں: میں تہِ دل سے حضور کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں اس بات کی اجازت دی کہ ہم اُن کے ساتھ چند لمحات گزار سکیں۔ نیز گوئٹے مالا کی جماعت میں بہت سارے نئے دوست بنائے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ اسلام احمدیت میں کوئی border نہیں ہے نیز کسی قسم کی لکیر نہیں ہے جو ہمیں علیحدہ کر سکے۔ کوئی ملک کی لکیر ہمیں علیحدہ نہیں کر سکتی۔ ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ اگر فرق ہوتا ہے تو زبان کا، ورنہ ہم سب بھائی ہیں۔ پیارے حضور کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے بھی بیشک ہم 10 سے 15 مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگ تھے مگر ہم ایک تھے اور ایک خلیفہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔

میکسیکو کی ایک نومبائع کلارا خوانا گونزالیس رامیریس صاحبہ (Clara Juana Gonzalez Ramirez) بیان کرتی ہیں: میکسیکو کے وفد کے ساتھ حضور انور کی ملاقات اور بیعت کی تقریب میں حصہ لینے کے متعلق عرض کرنا چاہتی ہوں کہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں جو میرے جذبات کا اظہار کر سکیں۔ میں بہت خوش ہوں اور بہت مطمئن ہوں اور سمجھتی ہوں کہ بیعت کی تقریب اور حضور انور کے ساتھ ملاقات کے ذریعہ میرا ایمان مزید مضبوط ہوا ہے کیونکہ میری زندگی میں میرے اردگرد ایسے لوگ ہیں جو اسلام کے مذہب کو نہیں سمجھتے اور میرے سے دور رہنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ میں جماعت کے ساتھ رہوں یا اُن کے ساتھ رہوں تو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں جماعت کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ میں امید کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اسلام کی تعلیمات سیکھتی رہوں اور جماعت کی خدمت بھی کرتی رہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو بڑھاتا جائے۔ آمین۔

ملک ہنڈورس سے آنے والی ایک نومبائع روزا ڈلمی ریواس صاحبہ اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: یہ پہلی دفعہ تھا کہ مجھے اپنے ملک سے باہر جانے کا موقع ملا اور اتنا لمبا سفر اختیار کرنا پڑا۔ ہمیں ہنڈورس سے گوئٹے مالا جاتے ہوئے 16 گھنٹے لگے۔ گو ہمیں سفر میں مختلف صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن جیسے ہی جماعت کی مسجد اور حضرت خلیفۃ المسیح کو دیکھا تو سفر کی مشکلات کا احساس فوراً ذہن سے اُتر گیا۔ جماعت کے بہت ہی پیارے اور اچھے لوگوں کیساتھ ملنے کا موقع ملا جنہوں نے میرے ساتھ اپنی فیملی کے ممبر کی مانند سلوک کیا۔ امریکہ سے آئی ہوئی ایک احمدی خاتون نے مجھ سے کہا کہ میں ان کی بیٹی جیسی ہوں۔ اس سفر کا سب سے بہترین حصہ خلیفہ وقت کیساتھ ملاقات تھی۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح سے ذاتی طور پر کوئی بات نہیں کر پائی تھی کیونکہ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میں ایک الگ ہی دنیا میں ہوں اور میں چاہتی تھی کہ بس بیٹھ کر خلیفہ وقت کو دیکھتی رہوں اور ان کی باتیں سنتی رہوں۔ ایک ایسا تجربہ تھا جو ناقابل بیان ہے۔ اس سفر کے دوران جماعت کی تعلیمات کے ضمن میں میرے علم میں مزید اضافہ ہوا۔ جب خلیفہ وقت مسجد میں تشریف لائے تو حضور انور کے سامنے ایک نظم پڑھنے کا بھی موقع ملا۔ اسی طرح اجتماعی ملاقات کے دوران بھی نظم پڑھنے کا موقع ملا۔

ہنڈورس سے آنے والے منولو حوضے اسکوتو صاحب جو کہ ایک ٹی وی رپورٹر ہیں اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: یہ دورہ میرے لئے ایک نہایت ہی خوش کن تجربہ تھا۔ مجھے جماعت احمدیہ مسلمہ کے عقائد اور خدمت خلق کی کاوشوں کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کا موقع ملا۔ اس دفعہ ناصر ہسپتال کا افتتاح کیا گیا جسکے ذریعہ ہزاروں غرباء کی مدد کی جائے گی۔ خلیفہ وقت کے خیالات سے آگاہی حاصل کرنا ایک عجیب اور منفرد تجربہ ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت کے پیغام کا مرکزی نقطہ ہمیشہ امن اور عالمی بھائی چارہ ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت لوگوں کے ذہنی معیار اور سوچ کے مطابق بات کرتے

ہیں اور مسلمانوں سے متعلق معاشرہ میں قائم شدہ بُرے اثرات کو دور کرتے ہیں۔

ایڈون ارماندو مونتویا صاحب جو کہ ہنڈورس جماعت کے ممبر خدام الاحمدیہ ہیں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: میرے نزدیک خلیفہ وقت کے سامنے بیٹھنا، آپ کے پیغام کو سننا اور اس پر عمل کرنا تا کہ اپنے ایمان میں ترقی کر سکیں، ایک نہایت ہی دلربا تجربہ تھا۔ اس دورہ کی سب سے اچھی بات یہ لگی کہ خلیفہ وقت کیساتھ ملاقات کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت مجھے ایک قلم بھی عطا فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ خلیفہ وقت جلد ہمارے ملک ہنڈورس بھی تشریف لائیں گے۔ خلیفہ وقت نہایت پُرحکمت انداز میں کلام کرتے ہیں۔ جب آپ کسی سوال کا جواب دیتے ہیں تو بہت اچھا پُرحکمت اور جامع جواب دیتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ خلیفہ وقت کی تائید و نصرت فرمائے۔

سحر چوہدری صاحبہ جو کہ ہنڈورس میں متعین جماعت کے مبلغ کی اہلیہ ہیں وفد کے سفر کے حوالہ سے لکھتی ہیں: حضور انور کو دیکھنے کیلئے ہمارے وفد کا گوئٹے مالا کا سفر ایسا تھا جو میں کبھی نہیں بھول سکتی۔ یہ ایک تاریخی موقع تھا جس کا حصہ بننے کی ہمیں توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ ہنڈورس کے وفد میں میرے اور میرے خاوند کے علاوہ دو ممبران جماعت اور ایک رپورٹر بھی شامل تھے۔ گوئٹے مالا کے سفر کے دوران راستہ میں کچھ مشکلات بھی پیش آئیں۔ راستہ کیلئے ہم جس GPS کا سہارا لے رہے تھے وہ ہمیں ایک ایسے راستہ سے لے کر گیا جو پہاڑی تھا اور سڑک کچی اور نہایت خطرناک تھی جس پر گاڑی کو پہاڑ سے گرنے سے بچانے کیلئے کسی قسم کا حفاظتی انتظام نہیں کیا گیا تھا۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت فرماتے ہوئے ہمیں اس خطرناک مرحلے سے بچایا۔

اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز یہ بات تھی کہ جو 2 نومبائعین ہمارے ساتھ تھے بار بار یہی کہہ رہے تھے کہ فکر نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے، ہم اللہ کی راہ میں جا رہے ہیں۔ ہم حضور انور کی آمد سے ایک روز قبل گوئٹے مالا پہنچے اور حضور کی آمد کے انتظار میں یہ دن ہماری زندگی کا سب سے لمبا دن معلوم ہو رہا تھا۔ دو دن جب حضور گوئٹے مالا میں موجود تھے نہایت ہی بابرکت دن تھے۔ ہم سب نہایت خوش نصیب ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نمازیں پڑھنے کا موقع ملا۔ بیعت کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ ناصر ہسپتال کی افتتاحی تقریب اور اس تاریخی موقع میں شرکت کی توفیق ملی۔ حضور انور کا خطاب نہایت متاثر کن تھا جس کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ حقیقی طور پر انسانیت اور بھائی چارہ کا کیا مطلب ہے اور حقیقی محبت اور ہمدردی کیا ہے۔

ملک ایکواڈور کے ایک نومبائع احمدی اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: خلیفہ وقت کی موجودگی میں مجھے ایک نادر خزانہ عطا ہوا اور روحانیت، امن، خوشی اور مسرت کے جذبات میرے اندر سما گئے ہیں اور مجھے بہت سکون حاصل ہوا۔ بیعت کے دوران جب آپ نے اپنا دست مبارک میرے ہاتھ پر رکھا تو یہ ایک ایسی سعادت تھی جو مجھے اس سے پہلے کبھی نصیب نہ ہوئی تھی۔

ایکواڈور سے ایک ممبر لجنہ اماء اللہ جو تقریباً ایک سال قبل احمدی ہوئیں تھیں ان کو پہلی بار حضور انور سے ملاقات کا موقع ملا، وہ کہتی ہیں: گوئٹے مالا کا سفر میرے اور میرے بیٹے کیلئے نہایت خوشگوار تھا۔ جب ہم نے پہلی بار حضور انور کو دیکھا تو یہ ہمارے لئے ایک خاص موقع تھا کیونکہ اس سے ہمیں امن، محبت اور صبر نصیب ہوا اور ہمیں خلیفۃ المسیح کی ذات میں ایک الٰہی نور نظر آیا۔ پھر ملاقات کے دوران جب میرے بیٹے نے حضرت خلیفۃ المسیح سے معانقہ کیا تو ہمیں بہت خوشی ہوئی اور ہم اسے اپنے لئے ایک خوش نصیبی اور برکت کا باعث سمجھتے ہیں۔ ایکواڈور واپسی کا سفر ہمارے لئے بہت افسردہ ہوگا کیونکہ ہمیں اپنے احمدی بہن بھائی اور ہمارے محبوب خلیفہ بہت یاد آئیں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جلد ہم دوبارہ اپنے خلیفہ کو دیکھنے کا شرف حاصل کریں گے۔

ایکواڈور سے آنے والے ایک صحافی بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح سے ملاقات میرے لئے ایک منفرد تجربہ تھا اور میں ایسے جذبات سے پر تھا جنہیں بیان کرنا مشکل ہے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے میں اپنے احساسات کو بیان کر سکوں۔ میں بہت امیدوں کے ساتھ خدا کے بندے ''خلیفۃ المسیح'' کو ملنے گیا تھا۔ صرف ان کے دیدار سے ہی میں پرسکون ہو گیا اور ایک امن کی حالت مجھ پر طاری ہو گئی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ یہ وقت اور جگہ اس قدر اہم ہیں کہ آئندہ کبھی مجھے نصیب نہیں ہونگے۔ خلیفہ کا پیغام ہمیشہ ہمیں سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ لوگ انسانیت کی خدمت کیلئے کیا کر رہے ہیں۔ خلیفہ کا پیغام ہمیشہ کمزوروں کی مدد، انکی تعلیم و بہبود اور معاشرہ میں عدل کا درس دیتا ہے۔ خلیفہ کے خطابات ہمیشہ پرحکمت ہوتے ہیں۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ دل کی گہرائیوں سے اپنا پیغام دیتے ہیں۔ آپ ہمیشہ دنیا کی بھلائی، باہمی اتحاد، عدل اور حقوقِ انسانی کا درس دیتے ہیں۔ خلیفہ کے الفاظ مقناطیس جیسے ہیں۔ باوجود زبان نہ سمجھنے کے میں بڑے غور سے ان کا ہر ایک لفظ سنتا ہوں۔

گوئٹے مالا سے ایک نو مبائع سلیمان رودریگز (Soliman Rodrigez) صاحب بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح کا گوئٹے مالا آنا ہمارے لیے بڑی خوش قسمتی کا باعث ہے۔ ہماری جماعت پر اللہ کا بڑا فضل ہے کہ خلیفہ وقت ہماری جماعت میں تشریف لائے۔ جب ہمیں یہ پتہ چلا کہ حضور گوئٹے مالا تشریف لا رہے ہیں تو ہمارے اندر خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ میرے اندر ایک روحانی مضبوطی پیدا ہونے لگ گئی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اب میں نے اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کی۔ میری حضور سے درخواست ہے کہ آپ ہماری جماعت کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

گوئٹے مالا سے ایک نو مبائع لیزا پنٹو (Liza Pinto) صاحبہ اپنے تاثرات اس طرح بیان کرتی ہیں: میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح گوئٹے مالا تشریف لائے۔ میرے لئے بہت فخر اور عزت کی بات ہے اور میرے لئے ایک عظیم تجربہ ہے اور میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ اور خلیفہ وقت کے بابرکت وجود کو دیکھ کر خوشی سے میرے آنسو نکل آئے اور میرے ایمان کو تازگی اور تقویت ملی۔

گوئٹے مالا سے دومینگو تیول صاحب (Doming Tiul) بیان کرتے ہیں: میرا تعلق cabun جماعت سے ہے۔ حضور انور کی آمد پر میں نے اپنے آپ کو ایمانی و روحانی لحاظ سے بہت پر جوش پایا۔ حضور انور کی آمد پر میں بہت خوش ہوں۔ مجھے خلیفہ وقت کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع بھی ملا میں اُس شخص سے ملا جو خدا تعالیٰ کے بہت قریب ہے۔

گوئٹے مالا کی مارتیزا تیول صاحبہ (Martiza Tiul) اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: حضور انور کے اتنے قریب رہنے کا پہلے کبھی موقع نہیں ملا۔ پہلے صرف تصویروں میں دیکھا تھا پہلی بار امام وقت کو اپنے سامنے دیکھنے کا موقع ملا ہے اس پر میں خدا تعالیٰ کی شکر گزار ہوں۔ حضور انور سے بات کرنے کا موقع میری زندگی کا بہترین موقع تھا۔

گوئٹے مالا سے میگیل صاحب (Miguel Panzos) اپنے تاثرات ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں: ہماری زندگی کا بہترین موقع تھا کہ ہم نے اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ خلیفہ وقت کو دیکھا۔ ہسپتال کا قیام ہمارے لئے ایک نعمت سے کم نہیں پہلے کسی بھی مذہب نے انسانیت کے بارے میں ایسا نہیں سوچا تھا۔ میں بہت خوش ہوں کہ خلیفہ وقت کو اپنے درمیان پایا اور اس بات کی بھی خوشی ہے کہ ہم نے اپنے درمیان مختلف ممالک کے احمدی بھائیوں کو پایا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ خلیفہ وقت کی وجہ سے ہمارے اندر ایک روحانی تبدیلی پیدا ہوئی۔

عالیہ توراعیدہ صاحبہ (Aliya Turaida) نے بیان کیا: خلیفہ وقت کو اپنے سامنے دیکھ کر میں نے اپنے اندر ایک خوشی، ایک فخر محسوس کیا۔ آج مجھے اپنے آپ پر فخر ہے کہ میں احمدی ہوں اور اس وجہ سے اسلام کی بہترین تعلیم لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کروں گی۔

کلاوڈیا صاحبہ (Claudia) نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ: میں بہت خوش ہوں اور اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح کو اپنے اس ملک میں دیکھا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں کہ یہ ملاقات میرے اور میرے گھر والوں کیلئے برکتوں والی ثابت ہو۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنے احساسات کو بیان کر سکوں۔ جب میں اجتماعی ملاقات میں حضور کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اُس وقت میرے ذہن میں آ رہا تھا کہ میں حضور سے بہت باتیں کروں گی لیکن میرے جذبات ان سب پر حاوی ہو گئے اور میں کچھ نہ کہہ سکی۔ میری درخواست ہے کہ حضور میرے اور میری فیملی کیلئے دُعا کریں اور میری شادی کو 10 سال ہو چکے ہیں اور میری اولاد نہیں اللہ تعالیٰ مجھے اولاد کی نعمت سے نوازے۔

جماعت چیاپس (Chiapas) میکسیکو سے خدیجہ گومز صاحبہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح سے ملنے کا موقع ملا اور ہمارے سوالات کے جوابات ملے۔ میری محبت اسلام کی طرف بڑھی ہے۔ بیعت کرنے سے میرا ایمان نئے سرے سے زندہ ہوا ہے۔ میں پیارے حضور سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ میری اور پوری جماعت چیاپس کے ایمان اور عرفان میں اضافہ ہو۔

ثریہ گومز صاحبہ نے بیان کیا کہ: میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ مجھے خلیفۃ المسیح کو اس موقع پر دیکھنے کا موقع ملا۔ قبل ازیں میں حضور کی تقاریر سنتی تھی لیکن حضور کو دیکھنا یہ ایک ایسا تجربہ ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس کو کیسے بیان کروں۔ یہ میرے ایسے جذبات ہیں جو میرے دل کی گہرائیوں سے نکل رہے ہیں۔ میں اجتماعی ملاقات میں موجود تھی۔ حضور سے ملاقات نے مجھے ایک بہت بڑا سبق دیا ہے جو میں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گی۔

یاسمین گومز صاحبہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ: ملاقات میں موجود ہونا ایک بہت ہی خوبصورت یاد ہے کیونکہ میرے لئے حضور انور کو قریب سے دیکھنے کا یہ پہلا موقع تھا۔ اور میرے جذبات ایسے تھے کہ مجھے خوشی سے رونا آ رہا تھا۔ حضور نے جو بھی بیان کیا اس سے مجھے اپنی زندگی میں بہتری لانے کا موقع ملے گا۔

میکسیکو کے ایک نومبائع Jesus Vallejo Segura صاحب نے کہا: جماعت احمدیہ کا تعارف اور جماعت سے تعلق بنانا ایک بہت بڑا انعام ہے۔ میری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں سنیں۔ میں اندھیرے میں تھا اللہ تعالیٰ خود مجھے اور میری فیملی کو روشنی کی طرف لے کر آیا اور مجھے اپنی زندگی میں تبدیلی کا موقع ملا۔ میں حضور کا گوئٹے مالا کے دورہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مزید یہ کہ آپ نے میرے سوال کا جو عبادت کے متعلق تھا بڑا تسلی بخش جواب دیا۔

لائلہ لطیفہ بنت مکرم امام ابراہیم صاحب اپنے احساسات اس طرح بیان کرتی ہیں: میرا تعلق Chiapas جماعت سے ہے۔ خلیفہ وقت سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ ہم پہلے حضور کو فوٹو یا ٹی وی میں دیکھتے تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا انعام ہے کہ اُس نے ہمیں حضور سے ملاقات کا شرف عطا فرمایا اور حضور کی باتیں

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''قوم بننے کیلئے یگانگت اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 05ر دسمبر 2014ء)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29رمئی 2015)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

سننے کا موقع دیا۔ مجھے حضور سے مل کر اتنی خوشی ہوئی کہ میں بیان نہیں کرسکتی اور میں حضور سے صرف یہ دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی احمدیوں میں شامل فرمائے۔

ملک پانامہ سے Heliodoro Almanzo صاحب اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ہمراہ حضور انور کی ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ موصوف نے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: حضور انور سے ملاقات میری زندگی کا خوشیوں سے بھرپور دن تھا جسے میں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ حضور انور کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر میں نے ایک عجیب روحانی کشش اپنے اندر محسوس کی۔ میرا دل حضور انور کی محبت سے بھر گیا۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ اس مقدس وجود کے قدموں میں بیٹھنے اور مصافحہ کرنے کی مجھے سعادت نصیب ہوگی۔ خاکسار حضور انور کا شکریہ بھی ادا کرتا ہے کہ خاکسار عرصہ 5 سال سے سخت بیمار تھا اور حضور انور کی دعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مجھے صحت کاملہ عطا فرمائی۔ حضور انور کی محبت اور روحانی کشش جو میرے دل میں ہے اس پر میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔

حیدر خائرو صاحب جو کہ ملک کوسٹاریکا سے خلیفۃ المسیح کے دیدار کیلئے آئے تھے بیان کرتے ہیں: خدا کے خلیفہ کو گوئٹے مالا میں دیکھ کر بے پناہ خوشی اور مسرت محسوس کی۔ دل کو حد درجہ سکون و اطمینان نصیب ہوا۔ حضور کی اسلام کو پھیلانے کی تڑپ محسوس کر کے میں نے بھی عہد کیا ہے کہ اسلام کا محبت بھرا پیغام پھیلانے کیلئے حد درجہ کوشش کروں گا۔ تا کہ دنیا اسلام کی پر امن تعلیمات سے آگاہ ہو اور اسلام کو قبول کرے۔ بلا شک وشبہ حضور پُرنور امن کے پیغمبر ہیں۔ خدمت انسانیت کیلئے ناصر ہسپتال کے قیام پر ہم اللہ تعالیٰ اور حضور انور کے شکر گزار ہیں۔

ملک بیلیز سے آنے والا وفد 16 گھنٹے کا طویل سفر طے کر کے پہنچا تھا۔ لجنہ کی ایک ممبر گولڈا مارٹینا صاحبہ اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: میرے اور میری فیملی کیلئے یہ ایک نہایت دلنشین اور بابرکت موقع تھا۔ میں بہت جذباتی ہوگئی تھی میں حضور انور کو بیلیز کے مختلف مسائل کے بارے میں بتانا چاہتی تھی۔ لازماً یہ ایک بہت اچھا سفر تھا۔ حضور انور سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کی تائید و نصرت فرماتا رہے تا حضور انور صراطِ مستقیم پر ہماری راہنمائی کرتے ہوئے ہمیں اللہ کی طرف لے جائیں۔ یہ ملاقات ہمیشہ ہمیش کیلئے مجھے یاد رہے گی کیونکہ مجھے یقین ہے کہ مجھے اور میرے بچوں کو اس برکت سے حصّہ ملا ہے۔

لجنہ کی ایک ممبر خدیجہ حسن صاحبہ نے بیان کیا: حضور انور سے ملاقات نے مجھے روحانیت میں بہت بڑھایا ہے۔ میں نے حضور انور کو بارہا ٹی وی پر انٹرویو دیتے ہوئے، سیاست دانوں سے گفتگو فرماتے ہوئے، مختلف ممالک کی لجنہ، خدام، واقفین کیساتھ کلاسز لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں اپنے آپ کو بہت سعادت مند محسوس کرتی ہوں کہ ذاتی طور پر حضور انور کی مجلس میں شامل ہوئی اور آج سوال کرنے کا موقع ملا۔ میں بہت خوش نصیب ہوں۔

لجنہ کی ایک ممبر نیکول اویلیز (Nicole Avilez) صاحبہ اپنے تأثرات بیان کرتی ہیں: میرا یہ سفر بہت خوشکن تھا اور ایک بہت اچھا تجربہ تھا۔ دنیا بھر کے مختلف ممالک کے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا اور سب نے مجھے اپنی فیملی کی طرح پیار کیا۔ ہمارے وفد کے تمام افراد کیساتھ تمام لوگ بہت عزت کیساتھ پیش آئے۔ میں نے ایک باہمی محبت محسوس کی۔ جب میں نے حضور انور کو دیکھا اور جب حضور انور نے میرے ساتھ گفتگو فرمائی تو میں بہت زیادہ نروس ہوگئی تھی۔ جب حضور انور نے مجھے یوکے جلسہ پر آنے کی دعوت دی تو میں بہت زیادہ جذباتی ہوگئی تھی، میرا جسم کانپنے لگا تھا کیونکہ میری شدید خواہش تھی کہ یوکے جا کر حضور انور سے ملاقات کرسکوں۔ اب انشاء اللہ مجھے یوکے جانے کا موقع ملے گا۔ خدا تعالیٰ نے میری یہ خواہش پوری کی۔ یہ بابرکت ملاقات ہمیشہ یاد رہے گی۔

لجنہ کی ایک ممبر فلورنٹینا پیریز (Florentina Perez) صاحبہ نے بیان کیا: مجھے لگا کہ یہ موقع کبھی بھی نصیب نہیں ہوگا۔ خلیفہ وقت سے ملاقات میرے لئے بہت خوش نصیبی تھی۔ اس کی یاد میرے ساتھ مرتے دم تک رہے گی۔ حضور انور کیساتھ نمازیں پڑھنے کا بہت لطف آیا اور دل کو تسکین بھی پہنچی۔ جب حضور انور کمرے میں داخل ہوئے تو ایسا محسوس ہوا کہ اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور تمام پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ ملاقات کے دوران تو مجھے کچھ کہنے کا موقع نہ ملا لیکن مجھے امید ہے کہ مستقبل میں مَیں ان سے دوبارہ مل سکوں گی تا کہ ان سے کچھ کہہ سکوں۔

ایک بچّی عزیزہ جولیٹ رابٹو (Juliet Robateau) نے بیان کیا: حضور انور کی نمازیں لمبی اور روحانیت سے پُر تھیں۔ جب ہماری ملاقات حضور انور سے ہوئی تو میں بہت گھبرائی ہوئی تھی۔ انکی شخصیت بہت نرم اور محبت سے پُر تھی۔ جب میری ان سے گفتگو ہوئی تو میرا دل بہت تیز دھڑک رہا تھا کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ کچھ ایسا نہ کہہ دوں جس سے بعد میں شرمندگی ہو لیکن سب کچھ بہت اچھا رہا۔ ہم ناصرات نے حضور انور کی موجودگی میں نظم 'ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الاّ اللہ' بھی پڑھی جو ہمیں لگا کہ حضور کو بہت پسند آئی۔ حضور انور کے نصائح بہت شاندار تھے اور ملاقات بہت بابرکت تھی۔

لجنہ کی ایک ممبر پامیلا پیس کاسیو صاحبہ (Pamela Pascasio) جنہوں نے ابھی باقاعدہ بیعت تو نہیں کی لیکن اپنے آپ کو احمدی ہی سمجھتی ہیں اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: جب ہم حضور انور کی آمد کا انتظار کر رہے تھے تو اس بات پر مجھے بہت حیرانگی ہوئی کہ سب لوگ کتنے خیال رکھنے والے اور ملنسار ہیں۔ اس طرح لگ رہا تھا کہ میں اپنے ایک بچھڑے ہوئے دوست کو بہت دیر بعد مل رہی ہوں۔ لوگ بہت ہی مدد کرنے والے اور منظم تھے۔ ان کے رویے میں اپنائیت واضح تھی۔ ہمیں بہت عزت سے نوازا گیا۔ مختلف ممالک سے لجنہ کی ملک بیلیز اور جماعت کے بارے میں جاننے میں دلچسپی نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میری خواہش ہے کہ ان لجنہ کیساتھ میری مستقل دوستی اور رابطہ قائم رہے۔ ان میں سے بعض کی ہماری جماعت کی لجنہ کو مضبوط بنانے کی تجاویز بہت اہم تھیں۔ حضور انور کے بابرکت وجود نے ہمیں ملاقات سے نوازا۔ میں اس بات سے بہت متاثر ہوئی کہ حضورِانور نے ہم سب سے الگ الگ تعارف حاصل کیا۔ ہماری جماعت کی اصلاح کیلئے ہدایات دیں اور ہم سب کو الگ الگ تصاویر بنوانے کا موقع بھی عطا فرمایا۔ خدا تعالیٰ کرے کہ ایک دن حضور انور بیلیز بھی تشریف لائیں۔

ملک پیراگوئے سے آنے والے وفد میں شامل وہاں کے ڈپٹی منسٹر تعلیم و ڈپٹی منسٹر مذہبی امور رابرٹ کانو (Robert Cano) صاحب اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں بہت مشکور ہوں کہ مجھے یہ موقع دیا گیا کہ میں احمدیہ مسلم جماعت کے ممبران سے Guatemala میں مل سکوں۔ آپکی امن، رواداری، اور بھائی چارہ کی تعلیم تمام انسانیت کیلئے مفید ہے۔

پیراگوئے سے آنے والے وفد میں شریک صحافی رچرڈ موریرا (Richard Moreira) صاحب بیان کرتے ہیں: نیا ناصر ہسپتال بہت شاندار ہے۔ یہ شفا عطا کرنے والی جگہ گوئٹے مالا کے لوگوں کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ تعمیر کی گئی ہے اور یہ احمدیہ مسلم جماعت کے فلسفہ کا خلاصہ ہے کہ اپنے پڑوسی ہمسایہ کے ساتھ محبت کا سلوک کرو، ان کی سماجی حیثیت، نظریات یا رنگ ونسل کو دیکھے بغیر محبت کا سلوک کرو۔

......☆......☆......☆......

23راکتوبر 2018ء (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ہوٹل Porta کے ایک ہال میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بجے ہوٹل کے ایک ہال میں جو نمازوں کی ادائیگی کے لئے مخصوص کیا گیا ہے، تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج گوئٹے مالا میں ہیومینٹی فرسٹ امریکہ کے زیرانتظام تعمیر ہونے والے ''ناصر ہسپتال'' کے افتتاح کا پروگرام تھا۔ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دو بج کر پچاس منٹ پر ہسپتال کیلئے روانہ ہوئے۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ تین بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہسپتال تشریف آوری ہوئی۔ ہیومینٹی فرسٹ کے چیئرمین اور دیگر ممبران اور ہسپتال کے عملہ اور اس تقریب میں شامل ہونے والے سینکڑوں مہمان اور ممبران پریس نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر احباب جماعت نے نعرے بھی بلند کئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک سپیشل مارکی میں تشریف لے آئے جہاں گوئٹے مالا کے حکومتی اور سرکردہ افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ درج ذیل مہمان اس مارکی میں موجود تھے۔

آنریبل Mario Figueroa صاحب (وائس منسٹر آف ہیلتھ)
Juan Alberto Monzon (وائس منسٹر برائے کلچر)
جنرل Godines Cuevas (سیکنڈ اِن کمانڈ گوئٹے مالا آرمی Peace Corp)
Edwin TZI (چیف آف گوئٹے مالا نیشنل سول پولیس)
Kamilo Rivera (فرسٹ وائس منسٹر آف سیکورٹی گوئٹے مالن گورنمنٹ)
Dr. Jaun Carlos Barrios (میئر آف ٹاؤن آف Santiago)
Clara Barrios (میئر صاحب کی اہلیہ)
جنرل Carlos Mansilla (پریذیڈنٹ آف پرائیویٹ گوئٹے مالا سکیورٹی فرم)
Neftaly Aldana (سابق صدر گوئٹے مالن کانسٹی ٹیوشنل کورٹ)
Iliana Calles صاحبہ (،کانگریس وومین گوئٹے مالا)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ ان سبھی مہمانوں نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت احمدیہ نے ایک نیا ''ناصر ہسپتال'' ہیومینٹی فرسٹ کے تحت شروع کیا ہے جسکے ذریعہ ان کے ملک میں اُمید کی ایک نئی کرن طلوع ہوئی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہیومینٹی فرسٹ کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسانیت کے اُس طبقہ کی بغیر رنگ ونسل کے امتیاز کے بے لوث خدمت کرے جو غریب اور پسماندہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر حالات موافق ہوئے تو ہیومینٹی فرسٹ مزید نئے علاقوں میں اپنے کام کو آگے بڑھائے گی۔

کانگرس وومین گوئٹے مالا Iliana Calles صاحبہ جو ایئرپورٹ پر بھی حضور انور کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھیں آج اس پروگرام میں شامل ہونے کیلئے آئی تھیں۔ حضور انور نے ان سے پارلیمنٹ کے حوالہ سے دریافت فرمایا: جس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ہماری پارلیمنٹ 158 ممبران پر مشتمل ہے جو قانون سازی کرتی ہے اور سینٹ نہیں ہے۔ موصوفہ نے بتایا کہ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرو۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کیلئے یہ دعا کی:
اے اللہ ہمیں برسنے والی بارش کا پانی پلا جو فائدہ مند ہو نقصان دہ نہ ہو اور دیر کی بجائے جلدی آنے والی ہو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

ان کا تعلق حکومتی پارٹی سے ہے۔حضورانور نے فرمایا: آپ ایئرپورٹ پر بھی آئی تھیں، میں ذاتی طور پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہسپتال کھلا ہے۔ گوئٹے مالا میں ہیلتھ کی، علاج کی بہت ضرورت ہے۔ ہم آپ کے بہت شکرگزار ہیں کہ آپ نے یہاں ہسپتال کھول کر علاج کی سہولت فراہم کی ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ اس ہسپتال کے قیام کا مقصد انسانیت کی خدمت ہے۔اصل یہ ہے کہ انسانی اقدار کو قائم کیا جائے اور سب مل کر کام کریں اور اکٹھے رہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ اب تک ہسپتال میں نے تصویروں میں دیکھا ہے، بڑا اچھا ڈیزائن کیا ہوا ہے۔

اس علاقہ کے میئر بھی اس پروگرام میں موجود تھے۔حضورانور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا میئر کو کونسلر منتخب کرتے ہیں تو اس پر میئر نے عرض کیا کہ لوکل لوگ منتخب کرتے ہیں۔ اگلے سال دوبارہ انتخاب میں حصہ لینے کا ارادہ ہے۔میئر نے عرض کیا کہ وہ حضورانور کے بہت شکرگزار ہیں کہ حضور ہسپتال کے افتتاح کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ نے بڑی جلدی ہسپتال کی تعمیر مکمل کی ہے اور ہسپتال تیار کردیا ہے۔

حضورانور نے علاقہ کی آبادی کے حوالہ سے دریافت فرمایا جو اس ہسپتال سے استفادہ کرے گی۔ اس پر عرض کیا گیا کہ یہاں اِس علاقہ کی اور اردگرد کے علاقوں کی آبادی لاکھوں میں ہے جو اس ہسپتال سے استفادہ کرے گی۔

حضورانور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اس ہسپتال میں باہر سے امریکہ سے بعض کوالیفائیڈ ڈاکٹرز آئیں گے اور ہمارے لوکل ڈاکٹرز بھی ان سے ٹریننگ حاصل کریں گے۔اس پر حضورانور نے فرمایا: اگر جذبہ انسانیت کی خدمت کا ہو تو تربیت کے بعد بھی کام آسکتا ہے۔

ان مہمانوں کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات ساڑھے تین بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق امریکن حکام پر مشتمل وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔اس وفد میں درج ذیل افراد شامل تھے۔

نارما ٹاریس(Norma Torres)صاحبہ (ممبر کانگرس یو ایس اے)
ڈیوڈ ہاج(David Hodge) (ڈپٹی چیف مشن امریکن ایمبیسی گوئٹے مالا)
انوپامارا جرمان(Anupa Ma Rajaraman) یو ایس ایڈ ڈپٹی چیف مشن
ڈیبرا پرل مان(Deborah Perl Man) کنٹرکٹنگ اینڈ ایگریمنٹ آفیسر
رین بائن(Rain Bian) کنٹرول آفیسر امریکن ایمبیسی گوئٹے مالا
کرسٹن بش بائے(Kristin Bushby) پولیٹیکل آفیسر امریکن ایمبیسی گوئٹے مالا
ہیکٹر رومیو منیڈیز ارولا (Hector Romeo Menedez Arriola) پراجیکٹ مینیجر ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن آفس
کرس جونز(Chris Jones) انفارمیشن آفیسر امریکن ایمبیسی گوئٹے مالا
لوئیس میڈینس(Luis Midence) فوٹوگرافر امریکن ایمبیسی
بلی الفاگینس(Billy Alafogiannis) ریجنل سیکیورٹی آفیسر امریکن ایمبیسی گوئٹے مالا
باربرہ ایمانو اوسنگ(BarbraAmonoOceng) ڈپٹی ہیڈ آفس مشن برٹش ایمبیسی گوئٹے مالا

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تمام مہمانوں سے باری باری تعارف حاصل کیا۔

رکن کانگرس Norma Torres صاحبہ (جو لاس اینجلیس امریکہ سے خصوصی طور پر ہسپتال کے افتتاح کے پروگرام میں شرکت کے لئے گوئٹے مالا آئی تھیں) نے اپنے حلقہ انتخاب کا تعارف پیش کیا اور بتایا کہ ان کے علاقہ میں اکثریت گوئٹے مالن امریکنز کی ہے اور لاس اینجلیس میں گوئٹے مالا سے تعلق رکھنے والے لاکھوں افراد بستے ہیں جن میں سے اکثریت کو ٹورس صاحبہ ذاتی طور پر جانتی ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: نورما ٹورس صاحبہ کے دو مسکن ہیں۔اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ان کی والدہ گوئٹے مالا میں مدفون ہیں۔موصوفہ نے اس بات پر زور دیا کہ لاس اینجلیس (امریکہ) میں بسنے والے گوئٹے مالن افراد تک ہسپتال کا تعارف پہنچایا جائے تا کہ ان کو ہیومینٹی فرسٹ کے کام اور خدمت کا ادراک ہوسکے۔

بعد ازاں ڈپٹی چیف مشن امریکن ایمبیسی گوئٹے مالا ڈیوڈ ہاج صاحب نے عرض کیا کہ ’’یو ایس ایڈ اس‘‘ علاقے میں تعلیمی اور صحت کے شعبہ میں مالی معاونت کررہی ہے۔جس پر حضورانور نے فرمایا کہ تعلیم پر خرچ گوئٹے مالا کو ایسی رفعتیں عطا کرے گا کہ یہاں کے افراد کو امریکہ جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

بعدازاں یو ایس ایڈ ڈپٹی چیف مشن انوپا صاحبہ نے بتایا کہ انہوں نے ابھی حال ہی میں عہدہ سنبھالا ہے اور وہ ناصر ہسپتال کے افتتاح میں شامل ہوکر بے حد خوش ہیں۔موصوفہ نے بتایا کہ انکی ٹیم نے ناصر ہسپتال کا دورہ کیا ہے اور ہیومینٹی فرسٹ کے ایک وفد نے بھی امریکن ایمبیسی کا دورہ کیا ہے۔

وفد کے ایک رکن نے بتایا کہ ناصر ہسپتال ہیومینٹی فرسٹ ٹیم نے ایک تین سالہ امدادی درخواست تیار کی ہے تا کہ ٹیلی میڈیسن کا ایسا بنیادی ڈھانچہ تیار کیا جا سکے جو کہ تعلیمی اداروں کے ساتھ مل کر کام کرسکے۔ یو ایس ایڈ کی جانب سے وہ اس ٹیم کے ساتھ مل کر اس درخواست پر کام کررہے ہیں۔

امریکی وفد کی ملاقات کے دوران برطانیہ ایمبیسی کی ڈپٹی چیف آف مشن باربرا امونو اوسنگ (Barbara AmonoOceng) صاحبہ بھی موجود تھیں۔

حضورانور کے استفسار پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ ایک ماہ سے یہاں اس عہدے پر تعینات ہیں۔موصوفہ نے ناصر ہسپتال کے افتتاح اور ہیومینٹی فرسٹ کے صحت کے شعبوں میں دیگر مختلف پراجیکٹس کو سراہا اور خوشی کا اظہار کیا۔

امریکن وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات تین بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ بعد میں وفد کے ممبران نے باری باری حضورانور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ ہسپتال کے بیرونی حصہ میں تشریف لے آئے جہاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہیومینٹی فرسٹ کا پرچم لہرایا جبکہ گوئٹے مالا کے نائب وزیر صحت Hon. Mario Figueroa نے گوئٹے مالا کا قومی پرچم لہرایا۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

اسکے بعد پروگرام کے مطابق حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہسپتال کی بیرونی دیوار میں نصب یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرما کر دعا کروائی۔

گوئٹے مالا میں ناصر ہسپتال کے قیام کی مختصر تاریخ اس طرح ہے کہ 2012ء میں جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کا 6 رکنی وفد شریک ہوا۔ دوران ملاقات ڈیوڈ گونسالس صاحب نے گوئٹے مالا میں ایک ہسپتال کے منصوبے کا بھی ذکر کیا تو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اس منصوبہ پر اخراجات کتنے ہوں گے تو عرض کیا گیا کہ اس پراجیکٹ کی تعمیر شروع کرنے کیلئے ایک ملین ڈالر کی ضرورت ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹھیک ہے۔اُس کا انشاءاللہ انتظام ہوجائے گا۔

بعدازاں جلسہ سالانہ یوکے 2013ء میں جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کا وفد شریک ہوا۔جس میں پارلیمنٹ کے ممبر Mr. Sergio Celis صاحب بھی شامل تھے۔ دوران ملاقات ہسپتال کے پراجیکٹ کا بھی تذکرہ ہوا تو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Sergio Celis سے فرمایا کہ اگر حکومت زمین مہیا کردے تو ہم ہسپتال بنا دیں گے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ سے واپسی پر ممبر پارلیمنٹ نے اپنے علاقہ کے قصبہ Alotenango میں ایک بلڈنگ جو میونسپلٹی نے تعمیر کروائی تھی مگر اس کی تکمیل نہ ہو سکی ہسپتال کیلئے مختص کروانے کی کوشش شروع کردی اور میونسپلٹی بھی رضامند ہوگئی کہ اس بلڈنگ کو ہسپتال میں تبدیل کردیا جائے لیکن بعدازاں کچھ وجوہات کی وجہ سے اس جگہ ہسپتال نہ بنایا جا سکا اور اپنی زمین خرید کر بلڈنگ تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ہسپتال کے پروجیکٹ کو عملی شکل دینے کیئے ہیومینٹی فرسٹ امریکہ کے وفود مختلف اوقات میں گوئٹے مالا آتے رہے۔جن میں منعم نعیم صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ امریکہ، ڈاکٹر وسیم سید صاحب، ڈاکٹر قریشی محمود احمد صاحب، ڈاکٹر خالد عطاء صاحب، ڈاکٹر امین بخاری صاحب، ڈاکٹر امتیاز چوہدری صاحب، ڈاکٹر چوہدری اشرف میلو صاحب، ڈاکٹر احسن خان صاحب، ڈاکٹر آغا خان صاحب اور دیگر ڈاکٹر صاحبان شامل ہیں۔

جنرل سیکرٹری جماعت گوئٹے مالا ڈیوڈ گونسالس صاحب نے ہسپتال کے لئے مناسب زمین تلاش کرنے کے لئے کافی محنت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد بیت الاوّل سے 17 کلومیٹر کے فاصلہ پر بہت ہی مناسب زمین خرید لی گئی۔ ہسپتال کے تعمیراتی منصوبہ کی ذمہ داری کیپٹن ماجد خان صاحب کے سپرد کی گئی۔مختلف آرکیٹیکٹس اور تعمیراتی کمپنیوں سے رابطہ کیا گیا اور ایک مشہور آرکیٹیکٹ Mr. Armando Mendoza کی خدمات حاصل کی گئیں۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدری صحابہ حضرت منذر بن محمد انصاریؓ اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز اور دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27 جولائی 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت منذر بن محمد انصاری کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت منذر بن محمد کا تعلق قبیلہ بنو جَحْجَبَا سے تھا۔ مدینہ تشریف لانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت منذر بن محمد اور طفیل بن حارث کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ جب حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اور حضرت ابوسَبْرَہ بن اَبِی رُھْم مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو انہوں نے حضرت مُنذر بن محمد کے گھر قیام کیا۔ حضرت منذر نے غزوہ بدر اور اُحد میں شرکت کی اور بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔

سوال حضور انور نے حضرت حرام بن ملحان اور بئر معونہ کے دیگر شہدا کی شہادت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفر 4 ہجری میں منذر بن عمرو انصاری کی امارت میں صحابہ کی ایک پارٹی روانہ فرمائی۔ جب یہ لوگ بئر مَعُوْنَہ مقام پر پہنچے تو ان میں سے ایک شخص حَرَام بن مِلْحَان دعوت اسلام کا پیغام لے کر قبیلہ عامر کے رئیس کے پاس گئے اور اسلام کی تبلیغ کرنے لگے تو ان میں سے بعض شریروں نے کسی آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے اس بے گناہ ایلچی کو پیچھے کی طرف سے نیزے کا وار کر کے وہیں ڈھیر کر دیا اور اسکے بعد باقی مسلمانوں کو بھی تہ تیغ کر دیا۔ دو صحابہ اونٹ چرانے گئے تھے جن میں سے ایک منذر بن محمد تھے۔ وہ بھی واپس آئے اور لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا تعلق قبیلہ لخم سے تھا۔ آپ بنو اَسد کے حلیف تھے اور کنیت ابو عبداللہ تھی۔ آپ اہل یمن میں سے تھے۔ مکہ سے مدینہ ہجرت کے بعد آپ حضرت مُنذِر بن محمد بن عُقْبَہ کے پاس رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اور حضرت رُخَیْلَہ بن خالد کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم فرمایا۔ آپ غزوہ بدر، اُحد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شامل رہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک تبلیغی خط دے کر مقوقس شاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا۔ حضرت حاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیر اندازوں میں سے تھے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ زمانہ جاہلیت میں قریش کے بہترین گھڑ سواروں اور شعراء میں سے تھے۔ حضرت اُمّ سلمہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاوند کی وفات کے بعد حاطب بن ابی بلتعہ کو میری طرف شادی کا پیغام دے کر بھیجا تھا۔

سوال حضور انور نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور فدائیت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حاطب بن ابی بلتعہ کہتے ہیں کہ نبیؐ اُحد کے دن اپنا چہرہ دھو رہے تھے۔ حاطب نے آپؐ سے پوچھا کہ آپ کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا عُتبہ بن ابی وقاص نے میرے چہرے پر پتھر مارا ہے۔ حضرت حاطب کہتے ہیں کہ میں نے یہ آواز سنی تھی کہ آپؐ قتل کر دیئے گئے ہیں اور اس آواز کو سن کر میں اس حالت میں یہاں آیا ہوں گویا کہ میری روح نکل رہی ہے۔ پھر حضرت حاطب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ عتبہ کہاں ہے؟ آپؐ نے ایک طرف اشارہ کیا۔ حضرت حاطب اسکی طرف گئے اور تلوار کے وار سے اس کا سر اتار دیا۔ پھر آپ اسکا سر اور سامان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ آپؐ نے وہ سارا سامان حضرت حاطب کو دے دیا اور ان کیلئے دعا کی کہ اللہ تجھ سے راضی ہو۔

سوال حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی وفات کب ہوئی اور آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کی وفات 30 ہجری میں مدینہ میں 65 سال کی عمر میں ہوئی۔ حضرت عثمان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقوقس والیٔ مصر کے نام کس کے ہاتھ خط بھجوایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقوقس والیٔ مصر کے نام حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ خط بھجوایا تھا۔

سوال مقوقس کس مذہب کا پیروکار تھا اور اس کا ذاتی نام کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مقوقس قیصر کے ماتحت مصر اور اسکندریہ کا والی یعنی موروثی حاکم تھا اور قیصر کی طرح مسیحی مذہب کا پیرو تھا۔ اس کا ذاتی نام جُرَیْج بِن مِیْنَا تھا اور وہ اور اس کی رعایا قبطی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقوقس کو اپنے خط میں کیا تلقین فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خط کا مضمون یہ تھا کہ میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بن مانگے رحم کرنے والا اور اعمال کا بہترین بدلہ دینے والا ہے۔ یہ خط محمدؐ خدا کے بندے اور اسکے رسول کی طرف سے قبطیوں کے رئیس مُقَوْقَس کے نام ہے۔ سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کو قبول کرتا ہے۔ اسکے بعد اے والی مصر! میں آپ کو اسلام کی ہدایت کی طرف بلاتا ہوں۔ مسلمان ہو کر خدا کی سلامتی کو قبول کرو کہ اب صرف یہی نجات کا رستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دوہرا اجر دے گا۔ لیکن اگر آپ نے رُوگردانی کی تو قبطیوں کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہوگا۔ اور اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی صورت میں خدا کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا کو چھوڑ کر اپنے میں سے ہی کسی کو اپنا آقا اور حاجت روا نہ گردانیں۔ پھر اگر ان لوگوں نے روگردانی کی تو ان سے کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو بہرحال خدائے واحد کے فرمانبردار بندے ہیں۔

سوال مُقوقس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مقوقس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ایک ہاتھی دانت کی ڈبیہ میں رکھ کر اس پر اپنی مہر لگائی اور اسے حفاظت کے لئے اپنے گھر کی ایک معتبر لڑکی کے سپرد کر دیا۔ بہرحال اس خط سے اس نے عزت کا سلوک کیا۔

سوال مُقوقس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مقوقس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام خط میں لکھا کہ خدا کے نام کے ساتھ جو رحمن اور رحیم ہے یہ خط محمد بن عبداللہ کے نام قبطیوں کے رئیس مقوقس کی طرف سے ہے آپ پر سلامتی ہو۔ میں نے آپ کا خط اور آپ کے مفہوم کو سمجھا اور آپ کی دعوت پر غور کیا۔ میں یہ ضرور جانتا تھا کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے مگر میں خیال کرتا تھا کہ وہ ملک شام میں پیدا ہوگا اور میں آپ کے سفیر کے ساتھ عزت سے پیش آیا ہوں اور میں اس کے ساتھ دو لڑکیاں بھجوا رہا ہوں جنہیں قبطی قوم میں بڑا درجہ حاصل ہے اور میں کچھ پارچات بھی بھجوا رہا ہوں اور آپ کی سواری کیلئے خچر بھی بھجوا رہا ہوں۔

سوال مُقوقس نے جو دو لڑکیاں بھجوائی تھیں ان کے کیا نام تھے اور ان کی شادی کن سے ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جو دو لڑکیاں مقوقس نے بھجوائی تھیں ان میں سے ایک کا نام ماریہ اور دوسری کا نام سِیرِین تھا اور یہ دونوں آپس میں بہنیں تھیں اور اُنہیں قبطی قوم میں بڑا درجہ حاصل تھا۔ آنحضرتؐ نے حضرت ماریہ کو تو خود اپنے عقد میں لے لیا اور ان کی بہن سیرین کو عرب کے مشہور شاعر حسان بن ثابت کے عقد میں دے دیا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں مدینہ پہنچنے سے پہلے ہی حاطب بن ابی بلتعہ کی تبلیغ سے مسلمان ہو گئی تھیں۔

سوال حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے جب مکہ والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکّہ آمد کی اطلاع دینے کیلئے ایک خط لکھا تو اس پر آنحضورؐ نے ان سے کیا سلوک فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہ کو بلایا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے چاہا کہ ان مکہ والوں پر کوئی احسان کر دوں شاید وہ اس احسان ہی کی وجہ سے میرا پاس کریں۔ اور میں نے کسی کفر یا ارتداد کی وجہ سے یہ نہیں کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اس نے تم سے سچ بیان کیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ تو جنگ بدر میں موجود تھا اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ نے اہل بدر کو دیکھا اور فرمایا جو تم چاہو کرو میں نے تمہارے گناہوں کی پردہ پوشی کر دی ہے۔

سوال ایک مرتبہ جب حضرت حاطب کے ایک غلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت حاطبؓ کا غلام رسول اللہؐ کے پاس حضرت حاطب کی شکایت لے کر آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول حاطب ضرور جہنم میں داخل ہوگا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ تُو نے جھوٹ بولا ہے۔ وہ اس میں ہرگز داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شامل ہوا تھا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے سپرد کیا ذمہ داری لگائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَقِیْع مقام سے گزرے تو وہاں وسیع علاقہ، گھاس اور کنوئیں دیکھے۔ زمین کا پانی بھی اچھا تھا۔ آپؐ نے ان کنوؤں کے پانی کے متعلق پوچھا۔ تو عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! پانی تو یہ بڑا اچھا ہے۔ لیکن جب ہم ان کنوؤں کی تعریف کرتے ہیں تو ان کا پانی کم ہو جاتا ہے اور کنوئیں بیٹھ جاتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کو حکم دیا کہ وہ ایک کنواں کھودیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو چراگاہ بنانے کا حکم دیا۔

سوال حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے اخلاق کیسے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے مصنف سیر الصحابہ لکھتے ہیں: وفا شعاری، احسان پذیری اور صاف گوئی ان کے مخصوص اوصاف ہیں۔ احباب اور رشتہ داروں کا بے حد خیال رکھتے تھے اور فتح مکہ کے موقع پر انہوں نے مشرکین کو جو خط لکھا تھا وہ درحقیقت رشتہ داروں کے خیال کی وجہ سے انہی جذبات پر مبنی تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس نیت خیر اور صاف گوئی کو ملحوظ رکھ کر ان سے درگزر فرمایا تھا۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادراہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851 9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بھولپور، بیربھوم۔ بنگال)

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2018 از صفحہ نمبر 2

سے بڑا ڈر کیا ہے۔ حضور اقدس نے فرمایا: میرا ڈر یہ ہے کہ تیسری عالمی جنگ کے بعد جب لوگ خدا کو ڈھونڈیں گے، مذہب کی طرف رجوع کریں گے۔ کیا ہم احمدیوں کی اتنی ٹریننگ ہوگئی ہے؟ کیا ہمارا تعلق اللہ سے قائم ہو گیا ہے؟ کیا ہم لوگ نماز صحیح وقت میں پانچ وقت پڑھ رہے ہیں؟ کیا جب لوگ تیسری عالمی جنگ کے بعد ہماری طرف رجوع کریں گے، ایک بریک تھرو ہوگا، تو کیا ہم تیار ہیں اُنہیں اللہ سے جوڑنے کیلئے؟ کیا ہمارے عمل ایسے ہیں جو اُن کیلئے نمونہ بن سکیں۔ کیا ہمارا دینی علم اتنا ہے کہ ہم آنے والوں کو دین کا صحیح راستہ دکھا سکیں۔

اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند نے ”موجودہ زمانے کے حالات اور دعوت الی اللہ کی اہمیت“ کے موضوع پر کی۔ آپ نے فرمایا کہ آج ساری دنیا میں ہر طرف بے چینی، خلفشار، تصادم اور جنگ و جدل بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ بعض ممالک میں عوام حکومت سے برسرِ پیکار ہیں اور بعض ملکوں میں حکام ہی اپنے عوام کے خلاف صف آراء ہیں۔ دہشت گرد عناصر اپنے مخصوص مفادات کے حصول کیلئے انتشار اور افراتفری کی آگ بھڑکا رہے ہیں اور معصوم خواتین، بچوں اور بوڑھوں کو اندھا دھند قتل کر رہے ہیں۔ ان حالات میں احمدیت ہی آج دنیا کو ہلاکتوں سے بچانے کا آخری ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ آخری اِن معنوں میں کہ اگر یہ بھی ناکام ہوجائے تو دنیا نے لازماً ہلاک ہونا ہے اور آخری ان معنوں میں بھی کہ اگر یہ کامیاب ہوجائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کو اس قسم کی ہلاکت کا کوئی خوف ایک لمبے عرصے تک دامنگیر نہیں ہوگا۔

دعوت الی اللہ کا اہم فریضہ بجالانے والوں کو خوشخبری دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کررہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اسکی طرف دُنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔“ (روحانی خزائن، جلد 20، الوصیت، صفحہ 308)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں دعوت الی اللہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”دنیا میں ہر احمدی اپنے لئے فرض کرلے کہ اس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک اس کام کیلئے وقف کرنا ہے...... پوری سنجیدگی کے ساتھ تمام طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہر ایک کو پیش کرنا چاہئے۔ چاہے وہ ہالینڈ کا احمدی ہو یا جرمنی کا ہو یا بلجیم کا ہو یا فرانس کا ہو یا یورپ کے کسی بھی ملک کا ہو، یا دُنیا کے کسی بھی ملک کا ہو چاہے گھانا کا ہو افریقہ کا میں یا بورکینا فاسو کا ہو، کینیڈا کا ہو یا امریکہ کا ہو یا ایشیائی کسی ملک کا ہو، ہر ایک کو اب اس بارے میں سنجیدہ ہو جانا چاہئے اگر دُنیا کو تباہی سے بچانا ہے۔ ہر ایک کو ذوق اور شوق کے ساتھ اس پیغام کو پہنچائیں، اپنے ہم وطنوں کو اپنے اس پیغام کو پہنچائیں، اور جیسا کہ میں نے کہا دنیا کو تباہی سے بچائیں کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم بھی محفوظ نہیں۔ اس لئے اب ان کو بچانے کیلئے داعیان الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے...... بلکہ اب تو جماعتوں کو ایسا پلان کرنا چاہئے...... کہ ہر شخص، ہر احمدی اس پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہوجائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4رجون 2004)

مہمانان کرام کے تاثرات

☆ اسکے بعد مکرم ڈاکٹر اسامہ عبدالعظیم صاحب آف مصر نے عربی زبان میں اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا جسکا اُردو میں ترجمہ مکرم طاہر ندیم صاحب آف یوکے نے پیش کیا۔ اسامہ عبدالعظیم صاحب نے فرمایا کہ: زندگی میں پہلی مرتبہ مجھے قادیان میں حاضر ہونے کی سعادت مل رہی ہے۔ میرے خیال میں میرا قادیان آنا ناممکنات میں سے تھا کیونکہ ایک لمبا عرصہ میرا شمار جماعت کے شدید مخالفین میں ہوتا تھا۔ اس مخالفت کی وجہ جماعت کے خلاف ہمارے ملک میں جھوٹا پراپیگنڈا اور افترا پردازی ہے جسکی بنا پر میرے اور میرے جیسے نوجوانوں کے ذہن میں جماعت کے بارے میں یہی ایک تصور تھا کہ یہ اسلام کے مخالف ایک نیا دین ہے اور اس جماعت کے افراد آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ جیسا کہ مشہور ہے کہ جھوٹ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا، میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق مجھے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی توفیق ملی۔ میں نے آپ کی تحریرات کو سچائی اور خدا تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی بے پناہ محبت سے معمور پایا۔ آپ کے کلمات اور ان کلمات میں پائے جانے والی صدق کی روشنی کے سامنے جھوٹ کے تمام بت ٹوٹ گئے۔ مزید کسی فیصلے سے قبل میں نے خدا کی طرف رجوع کیا اور رمضان المبارک 2014 کی ایک رات اٹھ کر نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعا کی کہ یا الٰہی تو مجھے مرزا غلام احمد کے بارہ میں بتا کہ واقعی یہ وہی مسیح موعود ہے جس کا ساری امت انتظار کررہی ہے؟ خدا تعالیٰ کا فضل نازل ہوا اور اسکی طرف سے مجھے بہت جلدی جواب مل گیا۔ میں نے نیند اور بیداری کی کیفیت میں نہایت پرشوکت آواز میں یہ کلمات سنے: منحتُه مقعدَ صدق عند مليك مقتدر میں نے اسے مقتدر بادشاہ کے حضور مقام صدق کے مرتبہ سے سرفراز کیا ہے۔ اس آواز نے میرے جسم کے ذرّے ذرّے کو ہلا کر رکھ دیا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسے میں سورج کو دیکھ کر اسکی روشنی کے بارہ میں شک نہیں کرسکتا اسی طرح ایک لمحہ کیلئے بھی ان کلمات کی صداقت میں شک نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اس داعی کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائی اور میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کرلی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اب مجھے اس سرزمین کی زیارت کی سعادت بھی نصیب فرمادی جس پر حضرت مسیح موعودؑ کے قدم مبارک پڑے۔ اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس بستی یعنی قادیان میں خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے۔ میں نے اسلام کی پیشگوئیاں نبی کریم ﷺ کے خادم صادق کے ہاتھ پر پوری ہوتے ہوئے دیکھی ہیں۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ قادیان کی فضا میں حضرت مسیح موعودؑ کے انفاس قدسیہ ابھی تک پھیلے ہوئے ہیں اور آپ کے ان مبارک قدموں کی آواز بھی ابھی تک تازہ ہے جبکہ آپ اسلام کا پیغام لے کے ان گلیوں میں چلتے تھے۔ مسجد مبارک، بیت الدعا اور بیت الفکر میں سجدہ کرتے وقت میرے آنسو نکل آئے کیونکہ ان مقامات پر حضرت مسیح موعودؑ نے رو رو کر دعائیں کی تھیں اور اسلام کے دفاع اور نبی کریم ﷺ کی ناموس کی حفاظت کیلئے جہاد کیا تھا۔ جب میں آپؑ کی قبر مبارک کے سامنے کھڑا ہوا تو اس وقت میں نے آنحضرت ﷺ کا سلام حضرت مسیح موعودؑ کو پہنچایا۔ اس موعود کو اس بستی میں ظاہر ہوئے سوا سو سال کا عرصہ ہوچکا ہے جس نے آکر اعلان کیا کہ وہ مسیح موعود اور امام مہدی ہے اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پھر دنیا کی آنکھ نے دیکھا کہ تھوڑے سال ہی گزرے تھے کہ اسکی پیشگوئیاں پوری ہوگئیں اور ایک غیر معروف بستی دنیا کی مشہور ترین بستی بن گئی۔ دنیا میں بہت سے مہدویت کے دعویدار آئے اور انہوں نے اپنی تبلیغ دنیا میں پھیلانے کی پیشگوئیاں کیں لیکن سوائے ایک کے کسی کی بات پوری نہ ہوئی اور یہ وہی شخص ہے جو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہے جس کی لوح پر تحریر ہے ”مزار مبارک حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و امام مہدیؑ“ آج میں قادیان سے پوری دنیا سے سوال پوچھتا ہوں کہ کیا اتنی پیشگوئیاں پوری ہونے کے بعد بھی اس شخص کی صداقت میں کوئی شک کی گنجائش باقی ہے؟ آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک عربی شعر سے محترم موصوف نے اپنے خطاب کو ختم کیا۔ جسکا ترجمہ یہ ہے: ”اَے خدا تو ہمارے سید و مولیٰ کی امت کی حالت کی خود ہی اصلاح فرما کیونکہ تیرے لئے یہ بہت آسان ہے اور ہمارے لئے بہت مشکل۔

☆ اسکے بعد مکرم ویلری اسماعیل صاحب آف ماسکو نے اپنے ایمان افروز تاثرات بیان فرمائے۔ انکا اردو ترجمہ مکرم طاہر احمد طارق صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ: ”میں بطور مؤرخ عرصہ دراز سے اسلامی تاریخ اور دوسرے مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ کررہا ہوں۔ پیدائشی طور پر میں عیسائی تھا لیکن میری تحقیق مجھ کو 2002 میں اسلام کی طرف لے آئی اور مجھے سمجھ آگیا کہ اسلام نے تمام دوسرے مذاہب کی توحید کی تعلیمات اور انسانی کلچر کو اپنے اندر اکٹھا کیا ہے۔ اسی تحقیق کی بنا پر میرے علم میں یہ بات بھی آئی کہ سب سے بڑھ کر جماعت احمدیہ اس کی ترویج کررہی ہے۔ لیکن میں نے ہمیشہ احمدیت کے بارے میں منفی رائے ہی سنی تھی کہ یہ ایک غیر مسلم فرقہ ہے۔ لیکن بطور مؤرخ میرے لئے لوگوں کی باتیں سننا اور کتب پڑھنے کے علاوہ یہ امر بھی ضروری تھا کہ اصل حقائق تک پہنچوں۔ میں نے اس طرف توجہ کی تو مجھے معلوم ہوا کہ احمدیت کے بارے لوگ جو منفی باتیں کرتے ہیں وہ سب جھوٹ ہے۔ جہاں تک فرقہ کا سوال ہے تو اسلام میں (تفرقہ) فرقہ بازی نہیں ہے کیونکہ اسلام میں عیسائیت کے چرچ کا تصور نہیں ہے جس سے مخالفت پر علیحدہ ہونا پڑتا ہے۔ جہاں تک دوسروں کا یہ کہنا کہ احمدی غیر مسلم ہیں، تو میں نے احمدی لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے اور احمدی مسلمانوں سے مل کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ احمدیت ہی حقیقی اور اصلی اسلام ہے اور احمدی دوسرے مسلمانوں کی نسبت زیادہ سچے اور بہتر مسلمان ہیں۔ رشین محاورہ ہے کہ ”سو بار سننے سے بہتر ہے کہ ایک بار خود دیکھ لو“ یہاں قادیان میں احمدیوں کی روحانی زندگی اور پاک ماحول کو دیکھ کر مجھے یقین ہوگیا کہ بیسویں اور اکیسویں صدی میں احمدیت ہی ایک زندہ مذہبی جماعت ہے جو ایک ہی وقت میں تمام سابقہ صدیوں کی روایات کو بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہاں مینار بیضا اور نیلے آسمان کے نیچے سجدہ ریز ہوکر تجھے بہت جلد معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ وقت اور جگہ سے بالاتر ہے۔ ہر شخص کیلئے ضروری ہے کہ بار بار اپنے ایمان کی جانچ پڑتال کرتا رہے تاکہ اسکا ایمان مضبوط ہوتا رہے اور روحانیت بڑھے۔

شعر کا ترجمہ: مجھے نہیں معلوم کتنی صدیاں مزید گزریں گی لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ دنیا میں سب سے بلند نعرہ قادیان کی پاک بستی کا گونجے گا۔ انشاء اللہ۔

☆ اس کے بعد خاص قادیان کے باسی اور پنجاب گورنمنٹ کے منسٹر ترپت راجندر سنگھ باجوہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: آپ پاکستان، یو.کے اور مختلف ممالک سے یہاں تشریف لائے ہیں۔ میں سرکار کی طرف سے آپ سب کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ میں حضور کی خدمت میں درخواست گزار ہوتا ہوں کہ آپ یہاں آکر ہمیں اپنا دیدار کرائیں۔ ہماری زندگی میں کامیابی آپ کی بدولت ہے، ہمیں اپنی زیارت سے سرفراز فرمایئے۔ ہم آپ کیلئے آنکھے بچھائے بیٹھے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ حضور اگلی دفعہ ضرور تشریف لائینگے۔ آپ سب مہمانوں کا سرکار کی طرف سے ایک بار پھر خیر مقدم کرتا ہوں۔ جے ہند۔

☆ اس کے بعد مکرم عبدالرحمٰن چام صاحب مربی سلسلہ گیمبیا نے انگریزی میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ جسکا اُردو ترجمہ مکرم محمد احسن غوری صاحب نے پیش کیا۔ عبدالرحمن چام صاحب نے فرمایا: ”حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں سے ایک الہام ہے کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ اسی طرح ایک اور الہام ہے کہ

کلامُ الامام

”اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق
حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو، تو نماز پر کاربند ہوجاؤ۔“

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 108)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

”نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی
صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے۔“

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 3)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

لوگ دور دراز سے تیرے پاس آئینگے۔آج ہم ان الہامات کی واضح سچائی اور تکمیل کا مشاہدہ کررہے ہیں۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا پیغام آج دنیا کے کناروں تک پہنچ گیا۔ہزاروں لوگ دور دراز علاقوں سے سفر کرکے قادیان آرہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں تیسری مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔دو سال قبل جب میں نے پہلی بار جلسہ سالانہ میں شرکت کی تھی اس وقت سے میں دیکھ رہا ہوں کہ افریقہ سے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے والے احباب کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔الحمدللہ۔ہم افریقہ سے آئے ہوئے لوگ جلسہ سالانہ کے منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ہزاروں کی تعداد میں مہمانوں کو، ہر ایک کو گھر جیسا ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے جس مہمان نوازی کا آغاز اپنے گھر سے فرمایا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بھی قادیان میں قائم ہے اور ہم سب اسکے زندہ ثبوت ہیں۔ہم دعا کرتے ہیں کہ اگلے سال اور ہر سال جوق در جوق احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کریں۔ہم اس جلسے اور آئندہ سالوں میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کی کامیابی کی دعا کرتے ہیں۔خاکسار اس جلسہ میں شامل افریقہ کے احباب وخواتین کی طرف سے اور افریقہ کی جماعتوں کے تمام احباب کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، جماعت احمدیہ انڈیا، قادیان اور ہزاروں کی تعداد میں جلسے سے ایم.ٹی.اے اور دوسرے ذرائع سے استفادہ کرنے والوں کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں، عبادات اور حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔آمین۔

اس کے ساتھ تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا دن اختتامی اجلاس

اللہ کے فضل وکرم کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان کے آخری دن کے آخری سیشن کا انعقاد بھی نہایت خوشگوار موسم میں اور شمع احمدیت کے کثیر التعداد پروانوں کی موجودگی میں ہوا۔اختتامی اجلاس کے ابتدائی حصہ کا آغاز محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ فاروق اعظم صاحب آف قادیان نے کی۔تلاوت کردہ سورۃ الحجرات کی 11 تا 13 آیات کا اُردو ترجمہ مکرم قمر الحق خان صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے پیش کیا۔اسکے بعد مکرم عبدالواسع صاحب آف بریلی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام ''اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے'' سے کچھ اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

اسکے بعد مکرم صدر اجلاس نے شکریہ احباب پیش کیا اور اجتماعی دعا کروائی۔بعدۂ سامعین مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی نشریات سے مستفیض ہونے کی غرض سے جلسہ گاہ میں لگائی گئی بڑی ایل ای ڈی اسکرین کی جانب متوجہ ہوئے۔جلسہ سالانہ قادیان سے متعلق ایک خوبصورت ڈاکیومنٹری ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل سے نشر ہوئی۔تقریباً 35 منٹ پر مشتمل اس ڈاکیومنٹری میں جلسہ سالانہ قادیان کے تعارف کے ساتھ ساتھ جلسے کے انتظامات اور شاملین کے تاثرات بھی بتائے گئے نیز انتظامی شخصیات کے انٹرویوز کے علاوہ جلسہ سالانہ کے پروگرام اور تقاریر کی مختصر جھلکیاں بھی ڈاکیومنٹری کی زینت بنیں۔

قادیان دارالامان اور جلسہ سالانہ قادیان کے روح پرور مناظر پر مشتمل اس ڈاکومنٹری کے اختتام کے ساتھ ہی لندن سے جلسہ سالانہ قادیان کی براہ راست نشریات کا آغاز ہوا۔امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں قائم جلسہ سالانہ قادیان کیلئے بنائے گئے سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔لندن اور قادیان کے اس مشترکہ سیشن کا آغاز جماعتی روایات کے مطابق تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فیروز عالم صاحب نے کی، آپ نے سورۃ الاحزاب کی آیات 41 تا 49 کی تلاوت کی اور ان کا اردو ترجمہ پیش کیا۔اس کے بعد مکرم عاشق حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فارسی منظوم کلام۔

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے اور پھر ان کا اردو ترجمہ بھی سنایا۔نیز مکرم عمر شریف صاحب نے بزبان اُردو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

میں سے کچھ اشعار بہت ہی خوبصورت انداز میں پیش کئے۔بعدۂ فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر کی گونج کے ساتھ پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطاب کا آغاز ہوا۔

خطاب
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج جلسہ سالانہ قادیان کا یہ آخری دن اور آخری سیشن ہے اور اس وقت دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تقریباً اٹھارہ انیس ہزار احمدی اس بستی میں جمع ہیں جو زمانے کے امام اور مسیح موعود اور مہدی معہود کی بستی ہے۔وہ مسیح موعود اور مہدی معہود جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی اور اللہ تعالی کے وعدے کے مطابق اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی تجدید کیلئے مبعوث ہوا۔آپ نے جہاں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے مطابق بندے کو خدا تعالی کے قریب کرنے کے راستے دکھائے اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا پر واضح فرمایا وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظیم الشان مقام کے بارے میں دنیا کو بتا کر نہ صرف سعید فطرت اور غیروں کے اسلام پر حملوں سے پریشان مسلمانوں کے ایمان کو مضبوط کیا بلکہ ہر مخالف اسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اعتراض کرنے والے کا منہ بند کرایا اور مخالفین اسلام کو آپ کے دلائل سے پُر حملوں سے فرار کا راستہ اختیار کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا آپ علیہ السلام کا عشق رسول کا وہ مقام تھا جہاں تک کوئی نہیں پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہے اسی عشق کی کیفیت اور اللہ تعالی سے آپ کے سلوک اور انعامات کی بارش کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہوگئے اسی رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان پر لے کر آئے ہیں ایک نے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ الہام ہوا جسکے معنی تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں۔یعنی ارادہ الٰہی احیائے دین کیلئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلی پر شخص محیی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی اسلئے وہ اختلاف میں ہیں فرمایا کہ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اس نے کہا کہ هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللهِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدے کی محبت رسول ہے جو اس شخص میں متحقق ہے۔آپؑ فرماتے ہیں اللہ تعالی نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے مجھے یہ مقام عطا فرمایا۔

حضور پرنور نے فرمایا کہ آپؑ کی یہ باتیں سن کر ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے عاشق صادق اور اسلام کے احیائے نو کیلئے بھیجے گئے اس فرستادے کا مسلمان عمومی طور پر اور علماء ساتھ دیتے لیکن نام نہاد علماء نے اپنی سختی اور جہالت کی وجہ سے آپ پر یہ الزام لگانا شروع کردیا اور اب تک لگاتے چلے جارہے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو کم کرنے والے ہیں لہٰذا کافر ہیں اور آپ کے ماننے والے بھی کافر ہیں لیکن اس کے برعکس جب ہم آپؑ کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں بے شمار تحریرات دیکھتے ہیں عربی فارسی اور اردو میں آپ کی کتب وارشادات اور منظوم کلام کو دیکھتے ہیں تو صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ آپ علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کے مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا آپ کا ہر ہر لفظ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا ہونے کا ثبوت ہے اور یہی بات جب نیک فطرت علماء اور عام مسلمانوں پر ظاہر ہوتی ہے تو آپ علیہ السلام کی بیعت میں آجاتے ہیں، آپ کی غلامی میں آتے ہیں اور اس طرح حقیقی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آتے ہیں۔آپؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ میں تو خدا تعالی کے عشق کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبا ہوں اگر خدا تعالی اور اس کے رسول سے عشق کفر ہے تو خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں اسی طرح آپ کا عربی کلام بھی ایسا ہے جسے پڑھ کر عرب بھی سر دھنتے ہیں کہ ایسا عشق سے سرشار کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ہم نے نہ کبھی پڑھا ہے نہ سنا۔اللہ تعالی کرے کہ دنیا کے مسلمان اس عاشق رسول کو پہچانیں اور مسلمان علمائے سو کے خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس عاشق رسول کے انکار سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے نہ بنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ اور شان دکھانے والے چند اقتباسات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا ہر ہر لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر کہنے والوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔

سب دنیا کے مربی اعظم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اس کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اصل حقیقت یہی ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے جو دُنیا کا مربی اعظم ہے یعنی وہ شخص کہ جسکے ہاتھ سے فساد اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا جس نے توحید گم گشتہ و ناپدید شدہ کو پھر سے دنیا میں قائم فرمایا۔جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کرکے ہر ایک گمراہ کے شبہات مٹائے جس نے ہر ایک ملحدوں کے وسواس دور کیے اور سچا سامان نجات کا اصول حقہ کی تعلیم سے ازسرنو عطا فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدق اور آپؐ کی افضلیت کی ایک دلیل دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس زمانے میں مبعوث ہوئے تھے کہ جب تمام دنیا میں شرک اور گمراہی اور مخلوق پرستی پھیل چکی تھی اور تمام لوگوں نے اصول حقہ کو چھوڑ دیا تھا اور صراط مستقیم کو بھول بھلا کر ہر ایک فرقہ نے الگ الگ بدعتوں کا راستہ لے لیا تھا عرب میں بت پرستی کا نہایت زور تھا فارس میں آتش پرستی کا بازار گرم تھا ہند میں علاوہ بت پرستی کے اور صدہا طرح کی مخلوق پرستی پھیل گئی تھی اور انہی دنوں میں کئی پُران پستکیں جن کی رُو سے بیسیوں خدا کے بندے خدا بنائے گئے اور اوتار پرستی کی بنیاد ڈالی گئی، تصنیف ہوچکی تھیں اور بقول پادری جان ڈیون پورٹ صاحب اور کئی فاضل انگریزوں کے، ان دنوں میں عیسائی مذہب سے زیادہ اور کوئی مذہب خراب نہ تھا۔اور پادری لوگوں کی بدچلنی اور بداعتقادی سے مذہب عیسوی پر ایک سخت دھبہ لگ چکا تھا۔اور مسیحی عقائد میں نہ ایک نہ دو

کام جو کرتے ہیں تری راہ میں پاتے ہیں جزاء مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

کلامُ الامام

''تم لوگ متقی بن جاؤ اور
تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا''
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 200)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

بلکہ کئی چیزوں نے خدا کا منصب لے لیا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی عام گمراہی کے وقت میں مبعوث ہونا جب خود حالت موجودہ زمانے کی ایک بزرگ معالج اور مصلح کو چاہتی تھی اور ہدایت ربانی کی کمال ضرورت تھی، اور پھر ظہور فرما کر ایک عالم کو توحید اور اعمال صالحہ سے منور کرنا، اور شرک اور مخلوق پرستی جو اُمّ الشرور ہے کا قلع قمع فرمانا اس بات پر صاف دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، خدا کے سچے رسول اور سب رسولوں سے افضل تھے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے انوار کو حاصل کرنے والے تھے اور تمام انبیاء سے اس بارے میں کامل تھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی اور انشراح صدری اور عصمت وحیاء اور صدق وصفا اور توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل اور اعلیٰ و اکمل وارفع واجلیٰ اصفیٰ تھے اس لئے خدائے جل شانہٗ نے ان کے عطر کو کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا۔ اور وہ سینہ ودل جو تمام اولین وآخرین کے سینہ ودل سے پاک تر اور فراخ تر اور معصوم تر اور روشن تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین وآخرین کی وحیوں سے اقویٰ وارفع اور اتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کیلئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔ فرمایا سو یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالات عالیہ رکھتا ہے کہ جو اسکی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحف سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو کوئی فکر ایسی برہان عقلی پیش نہیں کر سکتی جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دل پر ڈال نہیں سکتی جیسا قوی اور پر برکت اثر وہ لاکھوں دلوں پر ڈالتا ہے وہ بلاشبہ صفات کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفیٰ آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارج عالیہ معرفت تک پہنچنے کیلئے درکار ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ ہے آپ کا نقطہ نظر اس تعلیم سے باہر کوئی چیز ہے ہی نہیں تو پھر کس طرح یہ الزام لگایا جا سکتا ہے کہ نعوذ باللہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے درجے کو کم کرنے والے ہیں؟

درود شریف پڑھنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے، جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث اپنی ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جز ہو جاتا ہے اور چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لیے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے برکت چاہتے ہیں برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔

حضور پرنور نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ درود شریف پڑھنے کے بارے میں یہ جوش ہم میں پیدا فرمائے اور ہم حقیقی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے ہوں اور ان کامیابیوں اور فتوحات کو دیکھنے اور اس کا حصہ پانے والے ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ذریعے مقدر کی گئی ہیں۔ ہمیں صرف اور صرف یہ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور وہ اسی وقت ہوگا جب ہم حقیقت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کرنے والے بنیں گے۔ ہمارے درود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچ کر پھر ہمیں بھی ان برکات کا حصہ دار بنائیں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

فرمایا: اب یہ سال اختتام کو پہنچ رہا ہے بعض ملکوں میں 24 گھنٹے اور بعض میں دو دن اور دو راتیں باقی ہیں تو ان آخری دنوں کو بھی درود سے بھر دیں اور نئے سال کا استقبال بھی درود وسلام سے کریں تا کہ ہم جلد از جلد ان برکات کو حاصل کرنے والے ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہر مخالف سے ہمیں بچائے اور ان کے شر ان پر لوٹائے۔ آمین۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرسوز دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور نے شاملین کی تعداد کا ذکر فرمایا کہ قادیان میں اس وقت 48 ممالک سے کل 18864 اور لندن سے 5345 احباب اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ بعدہٗ قادیان کے اسٹیج سے مختلف ترانے پیش کئے گئے اور توحید اور تکبیر کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ یہ جلسہ اپنی تمام برکتوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ یہ مبارک ایام بار بار ہماری زندگی میں لائے آمین۔

(باقی آئندہ)

……☆……☆……☆……

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 نومبر 2018ء بروز اتوار نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم روڈا خان صاحب مرحوم (کوٹلی کشمیر حال سٹیونج)

13 نومبر 2018ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت نیک، دعا گو، مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ مرحومہ کا سارا خاندان غیر احمدی تھا۔ شادی کے بعد خود بیعت کی اور اپنے عہد بیعت پر بڑی پختگی سے قائم رہیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے داماد مکرم محمد یونس صاحب صدر جماعت سٹیونج کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم شاہد احمد قریشی صاحب (واقف زندگی، ربوہ) ابن مکرم قریشی محمد افضل صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ

26 اکتوبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی عطا محمد صاحب کے نواسے تھے۔ اپریل 1965ء سے 1995ء تک تحریک جدید اور پھر مجلس نصرت جہاں کے تحت بطور ٹیچر گھانا اور نائیجریا میں خدمت کی توفیق پائی۔ وہاں سے واپسی کے بعد 2016ء تک آپ کو نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں پڑھانے کی توفیق ملی۔ جون 2004ء سے بطور ممبر مجلس نصرت جہاں خدمت بجالاتے رہے۔ وفات سے کچھ روز قبل بھی مجلس نصرت جہاں کے اجلاس میں بیماری کے باوجود شریک ہوئے۔ مرحوم ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ ہمیشہ وقف کی حقیقی روح کے ساتھ کام کرتے۔ نظم وضبط کے پیکر تھے۔ انتہائی نفیس طبیعت کے حامل تھے۔ آپ کی تحریر بہت مختصر مگر جامع اور ہر پہلو کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی تھی۔ بہت اخلاص اور وفا کے ساتھ خدمت کرنے والے نیک انسان تھے۔

(2) مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مظفر احمد صاحب (صدر جماعت ڈھپئی ضلع سیالکوٹ)

5 نومبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوۃ کی پابند، نرم دل، خوف خدا رکھنے والی ایک نیک مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بے حد محبت کا تعلق تھا۔ قرآن شریف کی تلاوت اور مالی قربانی میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ مقامی مجلس میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کی سب سے چھوٹی بیٹی مکرم ڈاکٹر فاتح الدین احمد صاحب (واقف زندگی) کی اہلیہ ہیں جو کہ سیرالیون میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ رسول فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام رسول بھٹی صاحب (بشیر آباد سٹیٹ ضلع ٹنڈو الہ یار، سندھ)

31 اکتوبر 2018ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صدقہ وخیرات کرنے والی بہت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ اپنی تکلیف دہ بیماری کا عرصہ بڑے صبر سے گزارا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چھ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مسرور احمد چانڈیو صاحب (مربی سلسلہ، ریجن کونی، نائیجر) کی ساس تھیں۔

(4) مکرمہ نسرین انعام صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب (رضا کار کارکن مشن ہاؤس کینیڈا)

21 اگست 2018ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ عمر دین صاحب کے پوتے مکرم خواجہ حبیب اللہ صاحب کی سب سے بڑی بہو تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت شفیق اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ بڑی باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ وفا اور فدائیت کا تعلق تھا۔

(5) مکرم مشہود احمد آصف صاحب ابن مکرم منور احمد آصف صاحب (جرمنی)

22 ستمبر 2018ء کو کار کے ایک حادثہ میں 29 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اجلاسات میں باقاعدگی سے شامل ہوتے تھے۔ مقامی جماعت میں سیکرٹری تعلیم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ وقار عمل اور عمومی کاموں میں بہت فعال تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بچے، ایک بھائی، دو بہنیں اور والد یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) عزیزم ایاز احمد (وقف نو)

25 جون 2017ء کو پیدائش کے دو دن بعد وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اسکی وفات سانس کی تکلیف کی وجہ سے ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

……☆……☆……

”نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں
وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں
ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپؐ نے فرمایا کہ
جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔“

(ملفوظات، جلد 1 صفحہ 263)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9336: مَیں سلیم احمد ولد مکرم سیّد منیر احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 58 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: نزد دمہیش پی. یو. کالج (ڈور نمبر 16) گو پالا ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، مستقل پتا: احمدیہ مسجد سوائی پالیا ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22رستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک 2وہیلر سیکنڈ ہینڈ (ہیرو میسٹر و2016) قیمت -/35,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق سلمان مبلغ سلسلہ　　العبد: سیّد سلیم احمد　　گواہ: مبارک احمد

مسل نمبر 9337: مَیں گل خصال زوجہ مکرم شعیب احمد برہان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: انو باندا (ایل. آئی. جی 13) کے. ایچ. پی کالونی گو پالا ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، مستقل پتا: احمدیہ مسجد سوائی پالیا ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10رستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: لچھا 12.40 گرام، نیکلس 19.62 گرام، لچھا 8.90 گرام، انگوٹھی 3.47 گرام، انگوٹھی 2.50 گرام، بالی 9.10 گرام، بالی 2.50 گرام، بالی 2.50 (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر زیورات میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق سلمان مبلغ سلسلہ　　الامۃ: گل خصال　　گواہ: سید بشیر الدین محمود احمد افضل

مسل نمبر 9338: مَیں کے. اے. سہرا زوجہ مکرم ایم. اِی. مصطفیٰ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال تاریخ بیعت 1988، ساکن کے. اے. شُہرا کنیام کوڈی ہاؤس ڈاکخانہ تھیرووِزم کنّو (الانلور) ضلع پالاکڑ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راکتوبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 بالیاں 3 گرام، لاکٹ 1 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر 65 روپئے وصول شد، زمین 23 سینٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم. سی. مصطفیٰ　　الامۃ: K.A.Suhara　　گواہ: اے. پی. افتخار الدین

مسل نمبر 9339: مَیں منیرہ بی. کے. پی زوجہ مکرم عبد الرحمٰن پی. ٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن ونگلاتھ پارامبو (ایرنگلور) ماتھرا صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 56 گرام 22 کیریٹ بشمول حق مہر، زمین 4.80 سینٹ بمقام کالیکٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون. پی　　الامۃ: منیرہ بی. کے. پی　　گواہ: محمد طاہر. وی. پی

مسل نمبر 9340: مَیں Arafiya.K.P زوجہ مکرم نفی احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن ونگلاتھ پارامبو (ایرنگلور) ماتھرا صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 80 گرام 22 کیرٹ بشمول حق مہر، زمین 3 سینٹ مع مکان (50 فیصد) بمقام کالیکٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون. پی　　الامۃ: عارافیہ. کے. پی　　گواہ: محمد طاہر

مسل نمبر 9341: مَیں شوکت جہان بیگم بنت مکرم عبد اللہ. پی. پی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 64 سال پیدائشی احمدی، ساکن 3/1622 (نزد 6th ریلوے گیٹ) پانیکر روڈ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 80 گرام 22 کیریٹ، زمین 9.25 سینٹ مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون. پی　　الامۃ: شوکت جہان بیگم　　گواہ: شاہین شکور. اے. پی

مسل نمبر 9342: مَیں صرف النساء زوجہ مکرم محمد اشرف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن ویلوتھدات پارام (ایلاتھ تھازم) مانا کاداو صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 18 گرام 22 کیریٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فارس لطیف. سی. پی　　الامۃ: صرفُ النساء　　گواہ: ہارون. پی

مسل نمبر 9343: مَیں حمزہ کویا ولد مکرم ہاسائیز صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 67 سال تاریخ بیعت 1997، ساکن چاری یاکم ہاؤس ڈاکخانہ کالائی ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رمئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی. پی. عبد القادر　　العبد: حمزہ کویا. ایم. پی　　گواہ: ہارون. پی

مسل نمبر 9344: مَیں عائشہ زوجہ مکرم شاکر. سی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن رضوان ہاؤس (پانی کیر روڈ) 6th ریلوے گیٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 168 گرام 22 کیرٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فارس لطیف سی. پی　　الامۃ: عائشہ. اے　　گواہ: ہارون. پی

مسل نمبر 9345: مَیں رسینہ. پی. پی زوجہ مکرم خلیل. پی. پی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 47 سال پیدائشی احمدی، ساکن پولیولا پارامبل (کوور) ڈاکخانہ چیوایور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 7 سینٹ بمقام منجیری ضلع میلاپورم، زیور طلائی 64 گرام 22 کیریٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون. پی　　الامۃ: رسینہ. پی. پی　　گواہ: محمد طاہر. وی. پی

مسل نمبر 9346: مَیں عبد الطیف. سی. پی ولد مکرم ایمی چی ماموصاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 57 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن سی. پی. ہاؤس (دادان نائیل) ڈاکخانہ پوکّنو صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص لوگوں کا شکرادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکرادا نہیں کرتا''

(ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔'' (الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

جبر واکراہ آج بتاریخ 1رجون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 3.5 سینٹ مع مکان بمقام کالیکٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فارس لطیف　　العبد: عبداللطیف.سی.پی　　گواہ: ہارون.پی

مسل نمبر 9347: مَیں زبیدہ.کے.پی زوجہ مکرم عبداللطیف.سی.پی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 47 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن سی.پی.ہاؤس (پادان نائیل) ڈاکخانہ پوکّنّو صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رجون 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 18 گرام 22 کیریٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فارس لطیف.سی.پی　　الامۃ: زبیدہ.کے.پی　　گواہ: سی.پی.عبداللطیف

مسل نمبر 9348: مَیں فرحان لطیف.سی.پی ولد مکرم عبد اللطیف.سی.پی صاحب، قوم احمدی مسلمان ملازمت (ٹرینی) عمر 22 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن سی.پی ہاؤس (پادان نائیل) کیناسیری صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رجون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ہارون.پی　　العبد: فرحان لطیف.سی.پی　　گواہ: محمد طلحہ.ایم.پی

مسل نمبر 9349: مَیں فارس لطیف.سی.پی ولد مکرم عبدالطیف صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن سی.پی ہاؤس (پادان نائیل) کیناسیری صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رجون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی.پی.عبداللطیف　　العبد: فارس لطیف　　گواہ: ہارون.پی

مسل نمبر 9350: مَیں احمد فہیم.ایس ولد مکرم شاکر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن رضوان ہاؤس نزد 6th ریلوے گیٹ (پانی کیر روڈ) نادا کو صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رجون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون.پی　　العبد: احمد فہیم.ایس　　گواہ: شاہین شکور.ایم.پی

مسل نمبر 9351: مَیں فیض محمد فیض.پی ولد مکرم حنیف.اے.پی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 تاریخ بیعت 2014، ساکن تھالاکلاکم (پارومپ کوناڈے) صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رجون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ہارون.پی　　العبد: فیض محمد فیض.پی　　گواہ: احمد فہیم.ایس

مسل نمبر 9352: مَیں برہان الدین.ایم ولد مکرم بشیر.ایم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 2005، ساکن مندریری میتھال ہاؤس ڈاکخانہ نیلیکوڈے ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رجون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/17,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ہارون.پی　　العبد: بشیر الدین.ایم　　گواہ: محمد طلحہ.ایم.پی

مسل نمبر 9353: مَیں شاہین شکور.اے.پی ولد مکرم شکور.اے.پی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2006، ساکن شیخ منزل (پالی کل پارامبو) ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رجون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ہارون.پی　　العبد: شاہین شکور.اے.پی　　گواہ: احمد فہیم.ایس

مسل نمبر 9354: مَیں وسیم احمد.ٹی.وی ولد مکرم موئی دین کویا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن ٹی.وی.ہاؤس 12/876 حلوہ بازار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رجون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ہارون.پی　　العبد: وسیم احمد.ٹی.وی　　گواہ: محمد طلحہ.ایم.پی

مسل نمبر 9355: مَیں جسنہ وسیم زوجہ مکرم وسیم احمد.ایم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالشفاء (پووانگل) ڈاکخانہ کومیری ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رجولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 120 گرام 22 کیریٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون.پی　　الامۃ: جسنہ وسیم　　گواہ: صہیب.ایم.پی

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار ''اخبار بدر'' 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہورہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کررہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات وتحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ وخطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی ودنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم وتربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

کلامُ الامام

''جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا
خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی۔''

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 111)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دعا: نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002

طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Manikgnagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIPHOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K

All kinds of Readymade Garments

Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT

Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION

SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IRS

INDIAN ROLLING SHUTTERS

WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176

Oxygen Nursery

All kind of Plants are Available.

➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER

Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

SUIT SPECIALIST

Proprietor

SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com

Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ملکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆جماعت احمدیہ گدگ صوبہ کرناٹک میں مورخہ 21 رنومبر 2018 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی۔ بعد نماز فجر تمام نماز سینٹرز میں وقار عمل کیا گیا۔ بعد نماز مغرب وعشا تمام جماعتوں میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ (سمیر احمد مبلغ انچارج گدگ، کرناٹک)

☆جماعت احمدیہ کا کنور ضلع بلاری صوبہ کرناٹک میں مورخہ 21 رنومبر 2018 کو احمدیہ مشن ہاؤس میں مکرم جی امین صاحب صدر جماعت احمدیہ کا کنور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم اللہ بخش صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ بچوں اور بچیوں نے بھی تقریر کی نیز ایک ترانہ بھی پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ایم اقبال احمد معلم کا کنور)

☆جماعت احمدیہ تالبر کوٹ اُڈیشہ میں مورخہ 21 رنومبر 2108 کو مکرم شیر علی خان صاحب صدر جماعت احمدیہ تالبر کوٹ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے پروگرام کا آغاز با جماعت نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر ودرس خدام واطفال نے مسجد کے احاطہ میں وقار عمل کیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم معظم خان نے کی۔ نظم مکرم نعیم خان صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد وقف جدید نے پڑھی۔ بعدہ عزیز محمود خان اور میر آفاق علی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم ماسٹر صادق علی صاحب سابق صدر جماعت تالبر کوٹ، مکرم نعیم خان صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر سبحان علی، معلم سلسلہ جماعت احمدیہ تالبر کوٹ اُڈیشہ)

☆جماعت احمدیہ ممبئ میں مورخہ 25 رنومبر 2018 کو شام سوا پانچ بجے الحق بلڈنگ میں مکرم مولوی سید طفیل احمد شہباز صاحب نمائندہ مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید منور الدین ظہیر صاحب نے کی۔ عزیز بصیرت احمد منڈا سگر اور عزیز عتیق احمد منڈا سگر نے ایک ترانہ پیش کیا۔ بعدہ مکرم سید شکیل احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم عبادت الحق خان صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور آپ کے عادات واخلاق کے متعلق تقریر کی۔ صدارتی خطاب سے قبل عزیزم حلیم احمد خان نے ایک قصیدہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (حلیم احمد، مبلغ انچارج ممبئ)

☆جماعت احمدیہ بجلی نگر ضلع گوہاٹی صوبہ آسام میں مورخہ 2 ردسمبر 2018 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم نور الحق نے کی۔ نظم مکرم ساہل علی سردار صاحب مبلغ سلسلہ شعبہ نور الاسلام نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆مورخہ 2 ردسمبر 2018 کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ شانتی نگر گوہاٹی میں مکرم عبد الغفور علی صاحب نائب امیر ضلع وناظم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم نور الحق نے کی اور نظم عزیزم معین علی نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے نماز اور پردہ کی اہمیت کے متعلق احادیث پیش کیں۔ بعد ازاں مکرم نور سلطان سردار صاحب مبلغ سلسلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ظہور الحق مبلغ سلسلہ گوہاٹی آسام)

سوریا پیٹ کے ضلعی ہسپتال میں مریضوں میں پھلوں کی تقسیم

مورخہ 21 رنومبر 2018 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے ضلع سوریا پیٹ صوبہ تلنگانہ کے سرکاری ہسپتال میں سو سے زائد مریضوں کو ہیومینٹی فرسٹ کے زیر اہتمام پھل تقسیم کیے گئے۔ اس پروگرام میں جناب شیو شنکر صاحب سی. آئی سوریا پیٹ اور ڈاکٹر بانو پرکاش صاحب نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ جماعتی وفد میں خاکسار کے علاوہ علاقہ کے معلمین سلسلہ اور دیگر جماعتی عہدیداران شامل تھے۔ اگلے دن علاقہ کے تین مشہور اخبارات ساکشی، ایناڈو اور نمستے تلنگانہ میں اس پروگرام کی خبر شائع ہوئی جس کے ذریعہ ہزاروں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ (شبیر احمد یعقوب، مبلغ انچارج ضلع کھمم ونلگنڈہ)

تیما پور میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

جماعت احمدیہ تیما پور صوبہ کرناٹک میں مورخہ 9 رستمبر 2018 کو بعد نماز جمعہ مکرم سید وسیم احمد صاحب صدر جماعت تیما پور کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم کے رفیق صاحب نے کی اور نظم مکرم کے شفیق صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ آخر پر امتحان دینی نصاب مجلس انصار اللہ میں حصہ لینے والے انصار کے درمیان اسناد تقسیم کی گئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد فضل احمد شاہد، مبلغ سلسلہ تیما پور)

جماعت احمدیہ بنگلور میں مثالی وقارِ عمل کا انعقاد

جماعت احمدیہ بنگلور میں دیوالی کے اگلے روز مورخہ 8 رنومبر 2018 کو بعد نماز فجر جے نگر فورتھ بلاک میں انصار وخدام کا مشترکہ مثالی وقارِ عمل کیا گیا۔ جے نگر کے پولیس اسٹیشن میں بھی صفائی کی گئی نیز وہاں کے سب انسپکٹر سے ملاقات کر کے انہیں جماعتی لیف لیٹس دیئے گئے۔ علاقہ کے لوگوں نے ہمارے کام کو خوب سراہا۔ وقار عمل کی خبر ٹی وی 9 کے ایک نیوز چینل میں انگریزی اور کنڑ زبان میں نشر ہوئی۔ (میر عبد الحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

جماعت احمدیہ بنگلور میں یوم تبلیغ

جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 18 رنومبر 2018 کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ صبح آٹھ بجے سیکرٹری دعوۃ الی اللہ وامیر صاحب بنگلور کی نگرانی میں 5 ٹیمیں تیار ہوئیں جن میں سے چار ٹیموں نے جے پی نگر کے 1 تا 9 بلاک میں گھر گھر جا کر جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور لیف لیٹس وحضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتا ورلڈ کرائسز اینڈ دی پاتھ وے ٹو پیس تقسیم کی۔ ایک ٹیم خاکسار کی نگرانی میں چامراز پیٹ کے Saint Teresa Education Society College and School کے ایک پروگرام میں شامل ہوئی اور وہاں پرنسپل، پروفیسرز صاحبان، پادریوں، سیاست دانوں اور میڈیا کے نمائندوں سے ملاقات کر کے انہیں جماعت کا تعارف کرایا اور جماعتی کتب کا تحفہ دیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان کاوشوں کو قبول فرماتے ہوئے ان کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(میر عبد الحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۃ البقرہ:279)

اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

Prop. AFZAAL A SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ (سورۃ البقرہ:187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

کلامُ الامام

”علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے
بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔“

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 195)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”شہادت کا ابتدائی درجہ
خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 423)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیما پوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 14 - February - 2019 Issue. 7

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8؍فروری 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں سے پہلا نام حضرت ابوملیل بن الازعر کا ہے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا ان کو غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

دوسرا ذکر حضرت انس بن معاذ انصاری کا۔ آپ غزوہ بدر احد خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے۔ بئر معونہ میں شہید ہوئے تھے۔

اگلا ذکر ہے حضرت ابوشیخ اُبَی بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنوعدی سے تھا حضرت ابی بن ثابت حضرت حسان بن ثابت اور حضرت اوس بن ثابت کے بھائی تھے۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے اور انکی وفات واقعہ بئر معونہ کے روز ہوئی۔

اگلا ذکر ہے حضرت ابو بُردہ بن نیار کا۔ یہ اپنی کنیت ابو بردہ سے مشہور تھے ان کا نام حانی تھا۔ حضرت ابو بردہ حضرت براء بن عازب کے ماموں تھے۔ بیعت عَقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے اسکے علاوہ غزوہ بدر احد خندق سمیت تمام غزوات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ فتح مکہ کے دن بنو حارثہ کا جھنڈا حضرت ابو بردہ کے پاس تھا۔ حضرت ابوعبس اور حضرت ابو بردہ نے جب اسلام قبول کیا تو اس وقت دونوں نے قبیلہ بنو حارثہ کے بتوں کو توڑا۔

حضرت ابوامامہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کیلئے بدر کی طرف کوچ کا ارادہ کیا تو حضرت ابوامامہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئے اس پر انکے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار نے کہا کہ تم اپنی ماں کی خدمت گزاری کے لئے رک جاؤ۔ ان کی ماں بیماری تھی۔ حضرت ابوامامہ نے کہا کہ وہ آپ کی بھی بہن ہیں آپ رک جائیں۔ جب یہ معاملہ حضور ﷺ کے سامنے پیش ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو امامہ کو رکنے کا حکم دیا یعنی بیٹے کو اور حضرت ابو بردہ لشکر کے ساتھ گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ سے واپس آئے تو حضرت ابوامامہ کی والدہ فوت ہو چکی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

غزوہ احد کے دن مسلمانوں کے پاس دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا رسول کریم ﷺ کے پاس تھا جس کا نام السقف تھا اور دوسرا گھوڑا حضرت ابو بردہ کے پاس تھا جس کا نام ملاقع تھا۔ حضرت ابو بردہ حضرت علی کے ساتھ تمام جنگوں میں شامل رہے۔ آپکی وفات حضرت معاویہ کے ابتدائی دور میں ہوئی۔

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیہ کے دن نماز کے بعد ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا جس نے ہماری نماز جیسی نماز پڑھی اور ہماری قربانی کی طرح قربانی کی تو اس نے ٹھیک قربانی کی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ بکری گوشت ہی کے لئے ہوئی یعنی یہ قربانی نہیں ہے۔ اس پر حضرت ابو بردہ بن نیار اٹھے اور کہا یا رسول اللہ میں نے تو نماز کیلئے نکلنے سے پہلے ہی قربانی کر لی ہے اور میں یہ سمجھا تھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا ہے اس لئے میں نے جلدی کی خود بھی کھایا اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو بھی کھلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بکری تو گوشت ہی کے لئے ہوئی۔ یہ تمہاری قربانی نہیں ہے۔ اس پر حضرت ابو بردہ نے کہا کہ میرے پاس ایک سال کی پٹھیاں یعنی بکری کے مادہ بچے ہیں اور وہ دو بکریوں سے بہتر ہیں یعنی اچھی پلی ہوئی ہیں اور گو ایک سال کی ہیں لیکن دو بکریوں کی نسبت سے زیادہ بہتر ہیں، موٹی تازی ہیں۔ کیا یہ میری طرف سے کافی ہوگا اگر میں قربانی کر دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں کر دو لیکن تمہارے بعد کسی کو کافی نہیں ہو گا۔ یعنی یہ اجازت صرف تمہارے لئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ذکر ہے حضرت اسد بن یزید کا ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوزریق سے تھا۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔

پھر ایک بدری صحابی تھے حضرت تمیم بن یار انصاری۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت اوس بن ثابت بن منذر یہ بھی انصاری تھے۔ آپ مشہور صحابی حضرت شداد بن اوس کے والد تھے۔ یہ عَقبہ ثانیہ میں شامل تھے۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ حضرت حسان بن ثابت جو مشہور شاعر تھے اور حضرت اُبَی بن ثابت آپ کے بھائی تھے۔ ان کی شہادت غزوہ احد میں ہوئی تھی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت ثابت بن خنساء۔ ان کا تعلق قبیلہ بنوغنم بن عدی بن نجار سے تھا اور غزوہ بدر میں شامل ہونے کی سعادت ان کو نصیب ہوئی۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت اوس بن الصامت۔ یہ حضرت عبادۃ بن صامت کے بھائی تھے۔ حضرت اوس غزوہ بدر اور احد اور دوسرے تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت اوس بن صامت شاعر بھی تھے۔ حضرت اوس بن صامت اور شداد بن اوس انصاری نے بیت المقدس میں رہائش رکھی۔ ان کی وفات سرزمین فلسطین کے مقام رملہ میں 34 ہجری میں ہوئی اس وقت حضرت اوس کی عمر 72 سال تھی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت ارقم بن ابی ارقم۔ ان کا تعلق قبیلہ بنومخزوم سے تھا۔ آپ اسلام لانے والے اولین صحابہ میں سے تھے۔ بعض کے نزدیک جب آپ ایمان لائے تو آپ سے قبل گیارہ افراد اسلام قبول کر چکے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ نے ساتویں نمبر پر اسلام قبول کیا۔ حضرت عروۃ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ارقم حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح اور حضرت عثمان بن مظعون اکٹھے ایک ہی وقت میں ایمان لائے۔ حضرت ارقم کا ایک گھر مکہ سے باہر کوہ صفا کے پاس تھا جو تاریخ میں دارِ ارقم کے نام سے مشہور ہے۔ اس گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام قبول کرنے والے افراد عبادت کیا کرتے تھے۔ یہیں پر حضرت عمر نے اسلام قبول کیا تھا۔

دارارَقم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مکہ میں ایک تبلیغی مرکز قائم کیا جاوے جہاں مسلمان نماز وغیرہ کیلئے بے روک ٹوک جمع ہو سکیں اور امن و اطمینان اور خاموشی کے ساتھ باقاعدہ اسلام کی تبلیغ کی جا سکے۔ اس غرض کیلئے آپ ﷺ نے ایک نومسلم حضرت ارقم کا مکان پسند فرمایا جو کوہ صفا کے دامن میں واقع تھا۔ اسکے بعد تمام مسلمان یہیں جمع ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ اسی وجہ سے یہ مکان تاریخ میں خاص شہرت رکھتا ہے اور دارالاسلام کے نام سے بھی مشہور ہے۔

حضرت ارقم غزوہ بدر احد سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ معاہدہ حلف الفضول میں بھی شامل ہوئے تھے۔ آپکی وفات 53 ہجری میں ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر 83 سال تھی۔ حضرت ارقم نے وصیت کی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت سعد بن ابی وقاص پڑھائیں جو اس وقت عقیق مقام میں تھے۔ چنانچہ سعد بن ابی وقاص کے آنے پر حضرت ارقم کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ ایک مرتبہ حضرت ارقم نے نماز پڑھنے کی نیت سے آنحضرت ﷺ سے بیت المقدس جانے کی اجازت مانگی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری اس (مدینہ کی) مسجد کی ایک نماز دوسری ہزار مسجدوں سے بہتر ہے۔ اس پر انہوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت بسبس بن عمرو۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنوساعدۃ بن کعب بن خزرج سے تھا۔ غزوہ بدر کے علاوہ آپ نے غزوہ احد میں بھی شرکت کی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے بسبس اور عدی بن عدی نامی دو صحابیوں کو دشمن کی حرکات و سکنات کا علم حاصل کرنے کیلئے بدر کی طرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ وہ بہت جلد خبر لے کر واپس آئیں۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے وہ حضرت ثعلبہ بن عمرو انصاری تھے۔ جن کا تعلق قبیلہ بنونجار سے تھا۔ آپ کی والدہ کا نام کبشہ تھا جو کہ مشہور شاعر حضرت حسان بن ثابت کی بہن تھیں۔ حضرت ثعلبہ غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ آپ ان اصحاب میں بھی شامل تھے جنہوں نے بنوسلمٰی کے بت توڑے تھے۔ ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت میں مدینہ میں ہوئی تھی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت ثعلبہ بن غنمہ۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوسلمی سے تھا۔ حضرت ثعلبہ ان ستّر اصحاب میں شامل تھے جنہوں نے بیعت عقبہ ثانیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ غزوہ بدر احد اور خندق میں شریک ہوئے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت جابر بن خالد۔ آپکا تعلق انصار کے قبیلہ بنودینار سے تھا۔ حضرت جابر بن خالد غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے تھے۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت حارث بن نعمان بن اُمیہ انصاری۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔

پھر حضرت حارث بن انس انصاری ہیں۔ آپ غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے تھے اور غزوہ احد میں آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔

پھر حضرت حریث بن زید انصاری تھے۔ آپ اپنے بھائی حضرت عبداللہ کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے جنہیں اذان کی بابت رؤیا دکھائی گئی تھی۔ آپ غزوہ احد میں بھی شامل ہوئے تھے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت حارث بن صمہ۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنونجار سے تھا اور بئر معونہ کے روز یہ شہید ہوئے تھے۔ حضرت حارث بن صمہ غزوہ بدر کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب روحاء کے مقام پر پہنچے تو آپ میں مزید سفر کی طاقت نہ رہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ واپس بھیج دیا لیکن آپ کی نیت اور جذبے کو دیکھ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بدر میں شامل ہونے والے صحابہ میں شمار فرمایا۔ آپ غزوہ احد میں شریک تھے۔ اس دن جب لوگ منتشر ہو گئے تو اس وقت حضرت حارث ثابت قدم رہے۔

حضرت حارث واقعہ بئر معونہ میں شریک ہوئے۔ جس وقت یہ واقعہ ہوا اور صحابہ کو شہید کیا گیا اس وقت حضرت حارث اور عمرو بن اُمیہ اونٹوں کو چرانے گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر جب یہ اپنے پڑاؤ کی جگہ پر پہنچے تو دیکھا کہ پرندے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو انہوں نے سمجھ لیا کہ ان کے ساتھی شہید ہو چکے ہیں۔ حضرت حارث نے حضرت عمرو سے کہا کہ آپ کی کیا رائے ہے۔ عمرو نے کہا کہ میرا خیال تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا جائے اور خبر کی جائے۔ حضرت حارث نے کہا کہ میں اس جگہ سے پیچھے نہیں رہوں گا جہاں منذر کو قتل کیا گیا ہے چنانچہ آپ آگے بڑھے اور لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر کہتے ہیں کہ حارث کی شہادت دشمنوں کی طرف سے مسلسل پھینکے جانے والے نیزوں کی وجہ سے ہوئی تھی جو ان کے جسم میں پیوست ہو گئے تھے اور آپ شہید ہو گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام بدری صحابہ کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad